آئیں دین سیکھیں

مؤلف
خادم دین اسلام
منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)
مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

ناشر
جامع مسجد نگینہ
977-A بلاک B-III، گلبرگ ممبر پور لاہور۔ 0300-4274936

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	”آئیں دین سیکھیں (حصہ اوّل)“
مؤلف	:	منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)
		مدیر اعلیٰ ماہنامہ ”سیدھا راستہ“ لاہور۔
پروگرامنگ	:	محمد عثمان علی یوسفی
کمپوزر و ڈیزائنر	:	عظیم احمد یوسفی زبیر بٹ یوسفی
کمپوزنگ	:	ابوبکر کمپوزنگ سینٹر 042-36880027-28
پروف ریڈنگ	:	مفتی علامہ حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی
		رشید احمد جنجوعہ یوسفی (ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی)
پہلی مرتبہ	:	۱۱۰۰ اگست ۲۰۰۹ء بمطابق شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ
دوسری مرتبہ	:	۲۲۰۰ اپریل ۲۰۱۳ء بمطابق جمادی الآخر ۱۴۳۴ھ
تیسری مرتبہ	:	۲۲۰۰ مئی ۲۰۱۳ء بمطابق رجب المرجب ۱۴۳۴ھ
چوتھی مرتبہ	:	۵۰۰۰ مئی ۲۰۱۵ء بمطابق رجب المرجب ۱۴۳۶ھ
ہدیہ	:	۸۰ روپے
ناشرین	:	صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (ایم۔سی۔ایس)
		مفتی علامہ حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی
		صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

ویب سائٹ ایڈریس www.seedharastah.com

نشانِ راہ

علم ایک نور ہے۔ علم سیکھنا فرض ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور اُن کو علم عطا ہوا اُن کا درجہ دوسروں سے بلند ہے۔ جب کوئی شخص علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے جنت کے راستوں میں سے کسی ایک راستے پر چلا دیتا ہے۔ بیشک طالب علم کی خوشنودی کے لئے فرشتے اپنے پَر بچھاتے ہیں۔ دین و دُنیا کے علم کو حاصل کرنے کے لئے دینِ اسلام کوشش کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ وہ علم جس سے انسان کی دُنیا اور دین اور آخرت سنور جائے وہ علم رحمت ہے۔ وہ علم، علم قرآن مجید ہو یا علم حدیث شریف یا علم سائنس ہو یا علم جغرافیہ یا علم زراعت یا علم صنعت یہ سب رضائے اِلٰہی کے حصول کا ذریعہ ہیں۔

ہمارے پیارے نبی کریم حضرت محمد ﷺ کا ارشادِ عظیم ہے، جس شخص نے وہ علم سیکھا جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا حاصل کی جاتی ہے مگر وہ اُسے رضائے اِلٰہی کے لئے نہیں بلکہ دُنیا جمع کرنے کے لیے سیکھے تو ایسا شخص قیامت کے دن جنت کی ہوا بھی نہ پائے گا۔ علم کو صرف دُنیا کمانے کے لیے ہی نہیں سیکھنا چاہیے بلکہ علم پر عمل کرنے اور دین کی اشاعت کا ارادہ بھی ہونا چاہیے۔

علم سیکھنے کا مقصد ایمان کی مضبوطی، عقیدے کی پختگی اور اعمال کی درستگی ہے۔ جب تک ایمان اور عقیدہ مضبوط نہ ہوگا قیامت کے دن کسی عمل کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ ہمارے پیارے نبی کریم رحمۃ للعالمین ﷺ فرماتے ہیں، ”جو طلب علم کے لیے نکلا وہ واپس لوٹنے تک اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ (میں جہاد) میں ہے“۔

چھوٹے بچوں اور بڑوں کو سب کو دین کی بنیادی باتوں کا علم ہونا چاہیے تاکہ اُن کی زندگی صحیح انسانی اور اسلامی زندگی بن سکے۔ اسی غرض کے لیے یہ کتابچہ لکھا گیا ہے تاکہ ملّتِ اسلامیہ کے ہونہار بچے اور بڑے حضرات اسلام کے شیدائی اور سچے مسلمان بن جائیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین

خیر اندیش: منیر احمد یوسفی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال و جواب کی اہمیت؟

اللہ تعالیٰ نے ارواح کی تخلیق کے ساتھ ہی سوال و جواب کا آغاز فرمایا۔ ارشاد ہوا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ ارواح نے جواب دیا قَالُوْا بَلٰی؟ کیوں نہیں؟ ہاں تو ہمارا رب ہے۔ تفاسیر میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس سوال پر ارواح میں جس روحِ مقدس نے سب سے پہلی کی وہ محسنِ اعظم نبی مکرم، رسول اکرم جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کی روح اقدس تھی۔

سوال و جواب کے اس ابتدائی منظر کو ذہن میں رکھتے ہوئے ذرا آگے بڑھیے، اللہ تعالیٰ جلّ وعلیٰ ملائکہ سے ارشاد فرماتا ہے: اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ''میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں''۔ ملائکہ تعجب سے سوال کرتے ہیں کیا تو ایسا خلیفہ بنائے گا جو زمین میں قتل و غارت گری کا بازار گرم رکھے گا؟ تسبیح وحمد کے لئے تو ہم ہی کافی ہیں۔ جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام خلافت سے نوازے گئے اور علم الاسماء سے مستفیض ہوئے تو بحکم خدا آپ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں مجھے ان اسماء کی بابت بتایئے، یہ کیا ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں لَا عِلْمَ لَنَا ''ہمارے پاس اس سوال کا جواب نہیں''۔ فرشتوں کی لاعلمی کے اعتراف پر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام جواب عنایت فرماتے ہیں۔ فرشتے اور انسان کی سوالاً جواباً یہ ابتدائی گفتگو اس بات پر غماز ہے کہ علوم وفنون کی تحصیل کے لئے سوال و جواب کو بنیادی حیثیت حاصل رہے گی۔ چنانچہ اس قرآنی مکالمہ کے تناظر میں آئینہ حدیث کو بھی فردوس نگاہ کریں۔

حضرت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن ہم رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص ہمارے سامنے نمودار ہوا جس کا لباس نہایت سفید، بال خوب کالے اور سفر کے آثار بالکل ظاہر نہ تھے، صحابہ کرام میں سے اُسے کوئی بھی نہیں جانتا تھا، یہاں تک کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس اس

ہیبت سے بیٹھا کر اپنے گھٹنے حضور ﷺ کے نورانی گھٹنوں کے ساتھ ملا دیئے اور اپنے ہاتھ زانوؤں پر رکھے پھر اسلام، ایمان، احسان اور قیامت کے متعلق سوال کرنے لگا، حضور پُر نور ﷺ ہر سوال کا جواب عطا فرماتے ہیں اور وہ تصدیق کرتا جارہا ہے یہاں تک کہ وہ سائل چلا گیا۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ تھوڑی دیر کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قَالَ یَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ؟ اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ وہ سائل کون تھا؟ میں عرض گزار ہوا، اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ، قَالَ فَاِنَّہٗ جِبْرِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ "اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا بیشک وہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ (مشکوٰۃ شریف) تصور کیجئے وہ کیسی پر کیف، روح پرور، ایمان افروز نورانی محفل ہوگی جہاں معلمِ کتاب و حکمت جلوہ افروز ہیں۔ سید الملائکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک سائل کی صورت میں حاضر ہیں، سوال وجواب کی وہ کیف افزا نشست صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے کتنی معنی خیز ہوگی؟ جہاں تعلیم و تعلّم کے لئے سوال و جواب کی بنیاد رکھی جارہی تھی۔ صحیح اور حقیقی سوال و جواب پر نتائج کا مرتب ہونا لازمی امر ہے مگر سوال و جواب کی اہمیت وعظمت کو قرآنِ مجید میں اتنا بلند مقام عطا فرمایا ہے کہ حقیقت تک پہنچنے کے لئے اگر مجاز کی راہ اختیار کی جائے تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں اور یہ ضرب المثل بھی پیش نظر ہے اَلْمَجَازُ قَنْطَرَةُ الْحَقِیْقَةِ، اس سلسلہ میں حضرت داؤد علیہ السلام کی ننانوے دُنبیاں اور آپ کے اُمتی کی ایک ہی دُنبی کا واقعہ پڑھئے اور مجازاً سوال وجواب کی حقیقت سے آگاہی حاصل کریں۔ یوں ہی حضرت سیّدنا ایوب صابر علیہ السلام اور آپ کی زوجہ محترمہ بی بی رحمت کی ایمان افروز حکایت سو کوڑے کی بجائے ایک مٹھا تنکوں کا بیک وقت مار کر حانث ہونے سے بری ہونا۔

نیز ارشاد باری ہے فَاسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○

اہل علم سے سوال کرو اگر تم نہیں جانتے"۔

چنانچہ سوال و جواب کی اہمیت پر بکثرت لکھا جا سکتا ہے مگر انہی کلمات پر اختصار کرتے ہوئے، عرض گزار ہوں کہ میرے سامنے سوال و جواب پر مشتمل اس دور کی بہترین تصنیف لطیف، آئیں دین سیکھیں، فردوس نظر ہے جسے دور حاضر کی ایک بلند مرتبت علمی و روحانی شخصیت، پیر طریقت، عالم حقیقت و معرفت حضرت علامہ مولانا پروفیسر منیر احمد یوسفی دامت برکاتہم العالیہ خطیب اعظم لاہور نے سوال و جواب کی صورت میں تصنیف فرمایا ہے یہ کتاب مستطاب جہاں طلبا، وطالبات کے لئے مفید ہے، وہاں سکول وکالج کے نہ صرف سٹوڈنٹ استفادہ کر سکتے ہیں بلکہ ٹیچر، پروفیسر، لیکچرار اور عام مسلمان کے لئے بھی رہنما ثابت ہو سکتی ہے بشرطیکہ دلجمعی سے استفاضہ کریں۔

حضرت علامہ منیر احمد یوسفی مدظلہ کی ذات والا برکات کے شمائل و خصائص اوصاف حمیدہ و کمالات جمیلہ اظہر من الشمس ہیں۔ شب و روز ذکر و اذکار، تعلیم و تعلم درس و تدریس، تحریر و تقریر میں مگن رہتے ہیں، نہ جانے وہ کب سوتے ہوں گے؟ میرا تصور یہ کہتا ہے کہ انہیں سونے کی چنداں ضرورت نہیں البتہ خود نیند کو اُن کی ضرورت ہو تو ہو، ورنہ بقول تابش قصوری:

ہے یہ تابش قصوری غلام آپ کا ذکر کرتا ہے یہ صبح و شام آپ کا

پینا چاہتا ہے طیبہ میں جام آپ کا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

دُعا ہے اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ علامہ منیر احمد یوسفی مدظلہٗ کے ہر شعبۂ تبلیغ سے عوام و خواص کو مستفیض ہونے کا شرف عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ۔ طٰہٰ، یٰس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ بارک وسلم۔

طالب دُعا: محمد منشا تابش قصوری (مریدکے)

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان

ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

سوال: ہمارے پیارے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نام پاک کیا ہے؟

جواب: ہمارے پیارے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نام پاک (حضرت) **محمد** (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) ہے۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سب پاک ناموں میں سے کون سا نام پاک زیادہ مشہور ہے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاک ناموں میں سے نام نامی اسم گرامی (حضرت) **محمد** (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) زیادہ مشہور ہے۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نام پاک کس نے رکھا تھا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نام پاک (حضرت) **محمد** (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم)' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب نے رکھا تھا۔

سوال: حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نام (حضرت) **احمد** (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کس نے رکھا تھا؟

جواب: حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نام (حضرت) **احمد** (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رکھا تھا۔

سوال: قرآن مجید میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نام پاک (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کتنی مرتبہ آیا ہے؟

جواب: قرآن مجید میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نام پاک مبارک چار مرتبہ آیا ہے۔

سوال: وہ چار مقامات کون سے ہیں؟

جواب: (۱) سورۂ آل عمران آیت نمبر ۱۴۴۔ (۲) سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۰۔ (۳) سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آیت نمبر ۲۔ (۴) سورۃ الفتح آیت نمبر ۲۹۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نام (حضرت) احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) قرآن مجید میں کتنی بار آیا ہے؟

جواب: ایک بار۔

سوال: کس مقام پر آیا ہے؟

جواب: سورۃ الصف کی آیت نمبر ۶ میں۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے والد گرامی کا نام پاک کیا ہے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے والد گرامی کا نام پاک حضرت (سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہے۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دادا جان کا نام پاک کیا ہے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دادا جان کا نام پاک حضرت عبدالمطلب ہے۔

سوال: عبدالمُطَّلِب کا کیا معنیٰ ہے؟
جواب: عبدالمُطَّلِبْ کا معنیٰ ہے مُطَّلِبْ کا غلام ہے اور اُن کا اصل نام شیبہ تھا۔ چونکہ شیبہ یتیم تھے۔ اُن کی پرورش مُطَّلِبْ نے کی اس لئے یہ مُطَّلِبْ کے غلام مشہور ہوگئے۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دادی جان کا نام کیا ہے؟
جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دادی جان کا نام (حضرت) فاطمہ بنت عمرو بن عائذ ہے۔

سوال: رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا نام پاک کیا ہے؟
جواب: رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا نام پاک (حضرت سیّدہ) بی بی آمنہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہے۔

سوال: آپ کا خاندانِ قریش میں کیا مقام تھا؟
جواب: آپ قریش کے تمام خاندانوں میں ممتاز تھیں۔

سوال: حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دائی صاحبہ کا نام پاک کیا ہے؟
جواب: حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دائی صاحبہ کا نام پاک حضرت اُمِّ ایمن (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہے۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نانا جان کا نام پاک کیا ہے؟
جواب: رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نانا جان کا نام پاک (حضرت) وہب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہے۔

سوال: رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نانی جان کا نام پاک کیا ہے؟

جواب: رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نانی جان کا نام پاک (حضرت) بُرّہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہے۔

سوال: ہمارے پیارے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کس کی اُولاد سے ہیں؟

جواب: ہمارے پیارے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُولاد سے ہیں۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کس زوجہ پاک کی اُولاد سے ہیں؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت سیّدہ بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اُولاد سے ہیں۔

سوال: حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟

جواب: حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ مطہرہ ہیں۔

سوال: حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وہ کون سے بیٹے تھے جن سے ہمارے پیارے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تک سلسلہ آباؤ اَجداد چلتا ہے؟

جواب: حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

سوال: حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کس کی بیٹی تھیں؟

جواب: آپ مصر کے بادشاہ رقیون کی بیٹی تھیں۔

سوال: ہمارے پیارے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہاں، کس ماہ اور کس تاریخ کو پیدا ہوئے؟

جواب: ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مکہ مکرمہ میں ربیع الاوّل شریف کے مہینے کی بارہ (۱۲) تاریخ کو پیر شریف کے دن پیدا ہوئے۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کس وقت پیدا ہوئے؟

جواب: جب رات جا رہی تھی دن آ رہا تھا' اُس وقت پیدا ہوئے یعنی صبح صادق طلوع ہونے کے بعد۔

سوال: کہتے ہیں کہ رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ولادت باسعادت پر کسریٰ کے محل میں زلزلہ آیا تھا؟

جواب: جی ہاں! یہ صحیح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت کسریٰ کے محل میں زلزلہ آیا تھا اور اس کے چودہ کنگرے بھی گر گئے تھے بلکہ بحیرہ طبریہ خشک ہو گیا تھا اور ایران کے آتشکدہ کی آگ جو ایک ہزار سے جل رہی تھی وہ بجھ گئی تھی اور شام کے محلات اُس نور کی روشنی سے جگمگانے لگے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن پاک سے نکلا۔

سوال: یہ واقعات کن کتابوں میں لکھے ہیں؟

جواب: یہ واقعات درج ذیل کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔

ابن کثیر جلد ۱ ص ۱۶۲' مسند احمد جلد ۴ ص ۱۲۸' شرح السنۃ جلد ۷ ص ۱۳' ابن سعد جلد ۱ ص ۶۳' دارمی جلد ۱ ص ۹' الرحیق المختوم (غیر مقلد) ص ۶۵' مجمع الزوائد جلد

۸ص ۲۲۲۔۲۲۳ ٗدلائل النبوۃ جلد ا ص ۹۸۳ ٗطبری جلد ا ص ۲۳۵ ٗ المعجم الکبیر للطبرانی ٗ جلد ۱۸ ص ۲۵۳ ٗ ابن حبان حدیث نمبر ۲۰۹۳ ٗ ص ۶۵ ٗ دلائل النبوۃ جلد ا ص ۱۲۷۔ ۱۲۸ ٗ تاریخ الطبرانی جلد ۲ ص ۱۶۷۔۱۶۶ ٗ البدایۃ والنہایۃ جلد ۲ ص ۲۶۹۔ ۲۶۸ (بحوالہ الرحیق المختوم)

سوال: نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پیدائش کی خبر سُن کر حضرت عبدالمطلب نے کیا کیا؟

جواب: حضرت عبدالمطلب نے جب نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خبر سنی تو بہت خوش ہوئے، وہ گھر تشریف لائے اور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خانہ کعبہ لے گئے ٗ وہاں دُعائیں مانگیں پھر گھر واپس لائے، ساتویں دن اُونٹ کی قربانی کی اور تمام قریش کی ضیافت کی۔

سوال: لوگوں نے تعجب سے پوچھا ٗ آپ نے نوزائیدہ پیارے انتہائی خوبصورت بچے کا نام پاک کیا رکھا ہے؟

جواب: حضرت عبدالمطلب نے فرمایا: ان کا نام (حضرت) **محمد** (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) رکھا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے بچے کی دنیا بھر میں تعریف اور عظمت وشان بیان ہو۔

سوال: کیا نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اور بہن بھائی بھی ہیں؟

جواب: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے ماں باپ کے اکلوتے نورانی بیٹے ہیں۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے والدِ گرامی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پیدائش کے وقت کہاں تھے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے والدِ گرامی حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پیدائش سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔

سوال: کتنا عرصہ پہلے فوت ہو چکے تھے؟

جواب: ولادت شریف کے تین ماہ پہلے۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے والدِ گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ کا وصال کہاں ہوا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے والدِ گرامی کا وصال مدینہ منورہ میں ہوا۔

سوال: وصال کا کیا مطلب ہے؟

جواب: وصال کا مطلب ہے فوت ہونا۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے والدِ گرامی کا مزار شریف کہاں ہے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے والدِ گرامی کا مزار شریف جنت البقیع میں ہے۔

سوال: نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے والدِ گرامی کی عمر مبارک کتنی تھی، جب اُنہوں نے دنیا سے پردہ فرمایا؟

جواب: نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے والدِ گرامی کی عمر شریف وفات کے وقت چوبیس (۲۴) سال تھی۔

سوال: نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کتنے رضاعی بہن بھائی تھے؟

جواب: نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے چار رضاعی بہن بھائی ہیں (۱) عبداللہ۔ (۲) انیسہ (۳) حذیفہ اور (۴) حذافہ جو شیماء کے لقب سے مشہور تھیں۔ ان میں سے حضرت عبداللہ اور حضرت شیماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کا اسلام لانا ثابت ہے۔

سوال: سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو کس نے دُودھ پلایا؟

جواب: سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت سیّدہ بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دُودھ پلایا۔

سوال: اور کس کس خوش نصیب عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دُودھ پلایا؟

جواب: حضرت بی بی ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے۔

سوال: اُس دَور میں بچوں کو دُودھ پلانے کا کیا نظام تھا؟

جواب: شرفائے مکہ مکرمہ کا دستور تھا' جب اُن کے بچے سات آٹھ دن کے ہو جاتے تھے تو انہیں دُودھ پلانے والی عورتوں کے سپرد کر کے اچھی آب وہوا کے مقام پر باہر بھیج دیا کرتے تھے۔

سوال: وہ کون سی خوش بخت خاتون ہے جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو زیادہ عرصہ دُودھ پلانے کا شرف حاصل ہوا؟

جواب: وہ خوش بخت خاتون حضرت بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں، جنہوں نے ۲ سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دُودھ پلایا۔

سوال: حضرت بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق کس قبیلہ سے تھا؟

جواب: آپ کا تعلق بنی سعد کے قبیلہ سے تھا جو ہوازن ہی کے قبیلہ کو کہتے ہیں۔

سوال: حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کب وصال ہوا؟

جواب: حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی عمر شریف چھ سال تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی والدہ محترمہ کا وصال ہوا۔

سوال: آپ کا وصال کہاں ہوا؟

جواب: آپ کا وصال مقام ابواء میں ہوا۔

سوال: آپ وہاں کس کام کے لئے تشریف لے گئی تھیں؟

جواب: آپ دراصل مدینہ منورہ گئی تھیں۔

سوال: مدینہ منورہ تشریف لے جانے کی کیا وجہ تھی؟

جواب: حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبرِ انور مدینہ منورہ میں جنت البقیع میں ہے۔ آپ کی والدہ محترمہ ان کی قبرِ انور کی زیارت کرنے کیلئے مدینہ منورہ گئیں۔ آپ کے ساتھ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں۔ آپ نے ایک ماہ تک مدینہ منورہ میں قیام فرمایا واپسی میں جب مقام ابواء پہنچیں تو حضرت سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہو گیا اور یہیں مدفون ہوئیں۔ لوگ آج بھی آپ کی قبرِ انور کی زیارت کیلئے مقام ابواء حاضری دیتے ہیں۔ حضرت سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے بعد حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو مدینہ منورہ جاتے ہوئے اور واپسی میں آپ کے ساتھ تھیں نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو لے کر مکہ مکرمہ آئیں۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب کس عمر شریف میں فوت ہوئے؟

جواب: حضرت عبدالمطلب بیاسی (۸۲) سال کی عمر میں فوت ہوئے اور حجون میں دفن ہوئے۔ اس وقت رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی عمر شریف آٹھ سال دس دن (۸ سال ۱۰ دن) تھی۔

سوال: حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی والدہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دادا حضرت عبدالمطلب کے فوت ہونے کے بعد کس شخصیت کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اُن کے پاس رہے؟

جواب: یہ اعزاز حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے چچا حضرت ابوطالب کو حاصل ہوا۔

سوال: حضرت ابوطالب کون ہیں؟

جواب: حضرت ابوطالب رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے حقیقی چچا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے والد ماجد حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حقیقی بھائی ہیں۔

سوال: حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی کس عمر شریف میں پہلی شادی ہوئی؟

جواب: حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی پہلی شادی اُس وقت ہوئی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی عمر شریف پچیس (۲۵) سال تھی۔

سوال: پہلی شادی کس خوش نصیب عورت سے ہوئی؟

جواب: پہلی شادی اُمّ المومنین حضرت سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوئی۔

سوال: اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کے وقت عمر شریف کتنی تھی؟

جواب: جب اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی ہوئی' اُس وقت آپ کی عمر شریف چالیس (۴۰) سال تھی۔

سوال: آپ کنواری تھیں یا بیوہ تھیں؟

جواب: آپ بیوہ تھیں۔ آپ کی دو شادیاں پہلے ہو چکی تھیں۔ آپ نہایت شریف النفس اور پاکیزہ اخلاق خاتون تھیں۔ دورِ جاہلیت میں بھی لوگ آپ کو طاہرہ کے نام سے پکارتے تھے۔ نہایت دولت مند تھیں۔

سوال: نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پاک سیرت وزندگی اُس وقت کیسی شہرت رکھتی تھی؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی راست بازی' صدق ودیانت' حسنِ معاملہ اور پاکیزہ اخلاق کی عام شہرت ہو چکی تھی۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو الصادق الامین (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کہہ کر پکارتے تھے۔

سوال: جب اُم المومنین حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نکاح ہوا تو خطبۂ نکاح کس نے پڑھا؟

جواب: نکاح کا خطبہ حضرت ابو طالب نے پڑھا اور پانچ طلائی درہم حق مہر قرار پایا۔

سوال: اِس نکاح میں کون کون شریک ہوا؟

جواب: اِس نکاح میں حضرت ابو طالب اور تمام روسائے خاندان جن میں سیّد الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے' شریک ہوئے۔

سوال: اعلانِ نبوت سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی کیا مصروفیات تھیں؟

جواب: نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اکثر پانی اور ستو لے کر شہر سے چند کلومیٹر دور سنسان جگہ کوہ حرا کی ایک غار جسے غار حرا کہتے ہیں، جس کا طول چار (۴) گز اور عرض دو (۲) گز ہے، میں تشریف لے جاتے اور عبادت کرتے۔ اس عبادت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد اور تسبیح وتقدیس کا ذکر بھی تھا اور قدرتِ الٰہیہ پر غور وتدبر فرماتے تھے۔ جب تک پانی اور ستو ختم نہ ہو جاتے شہر میں واپس تشریف نہ لایا کرتے۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اعلانِ نبوت کب فرمایا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ۹ ربیع الاوّل شریف بروز پیر ولادت شریف کے چالیس سال بعد ولادت شریف کے اکتالیسویں (۴۱) سال اعلانِ نبوت فرمایا۔

سوال: حضرت جبرائیل امین علیہ السلام جب نبوت کا اعلان کرنے کا حکم الٰہی لے کر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہاں تشریف فرما تھے؟

جواب: اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم غارِ حرا میں تشریف فرما تھے۔

سوال: حضرت جبرائیل علیہ السلام پہلی وحی کیا لے کر آئے؟

جواب: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جو پہلی وحی پیش خدمت کی وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد مبارک تھا (اِقْرَاْ "پڑھیں")

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جواب میں کیا فرمایا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جواب میں فرمایا: مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ "میں پڑھنے والا نہیں ہوں"۔

سوال: بعض لوگ ان کلمات کا ترجمہ کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: میں ان پڑھ ہوں؟

جواب: یہ لوگ بے ادبی کرتے ہیں۔ مذکورہ بالا الفاظ سے تو یہ ترجمہ بنتا ہی نہیں۔ ان الفاظ کا یہ ترجمہ بنتا ہے۔ ''میں پڑھنے والا نہیں ہوں''۔ جو لوگ ان کلمات کا ترجمہ یہ کرتے ہیں کہ ''میں ان پڑھ ہوں'' ایسے ان پڑھ لوگوں کے پاس بیٹھنے اور ان کی باتیں سننے سے بچنا چاہیے، یہ بے ادب لوگ ہیں۔

سوال: کیا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے صرف اقرأ کہا تھا یا زیادہ پڑھا تھا؟

جواب: پہلے انہوں نے اِقْــرَاْ کہا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: مَاانَـا بِقَارِیٔ تو پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پڑھا اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّـذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَـانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ۝ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کلام الٰہی کی تلاوت شریف فرمائی۔

سوال: ان مقدس کلمات کا ترجمہ کیا ہے؟

جواب: ان مقدس کلمات کا ترجمہ اس طرح ہے: ''پڑھیے اپنے رب (کریم) کے نام سے جس نے انسانوں کو خون کی پھٹک سے پیدا کیا۔ پڑھیے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کا رب (کریم) ہی سب سے بڑا کریم ہے، جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا''۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تبلیغ اسلام کا آغاز کہاں سے فرمایا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تبلیغ اسلام کا آغاز اپنے مقدس گھرانے سے فرمایا۔

سوال: کون کون خوش نصیب سب سے پہلے ایمان لائے؟

جواب: عورتوں میں سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا' بچوں میں امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ' دوستوں میں امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور غلاموں میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے۔

سوال: جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کوہ صفا پر تشریف لے گئے تو لوگوں کو پکارنا شروع فرمایا تھا' اور سب لوگ جمع ہو گئے بعد ازیں نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے لوگوں سے کیا فرمایا تھا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا تھا تم مجھے بتاؤ کہ مجھے سچا سمجھتے ہو یا جھوٹا جانتے ہو؟

سوال: لوگوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: سب لوگوں نے ایک آواز سے عرض کیا' ہم نے کبھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کی (نورانی) زبانِ (مبارک) سے جھوٹ نہیں سُنا۔ اِس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) صادق اور امین (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) ہیں۔

سوال: پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُنھیں کیا اِرشاد فرمایا؟

جواب: پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُن سے فرمایا: دیکھو! میں پہاڑی کی چوٹی پر کھڑا ہوں اور تم اِس کے نیچے ہو۔ میں پہاڑ کے اِدھر بھی دیکھ رہا ہوں اور اُدھر بھی دیکھ رہا ہوں۔ (یعنی اِدھر بھی دیکھ رہا ہوں جدھر تم بھی دیکھ رہے ہو اور اُدھر بھی دیکھ رہا ہوں جدھر تم نہیں دیکھ رہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حاضر و

بھی دیکھ رہے تھے اور لوگوں سے غائب کو بھی)۔ اچھا اگر میں یہ کہوں کہ ڈاکوؤں کا ایک مسلح گروہ دُور سے نظر آرہا ہے جو مکہ مکرمہ پر حملہ آور ہوگا۔ تو کیا تم اس بات پر یقین کرلوگے؟ لوگوں نے عرض کیا' بیشک! کیونکہ ہمارے پاس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) جیسے راست باز انسان کو جھٹلانے کی کوئی وجہ نہیں خصوصاً جبکہ آپ ایسے بلند مقام پر کھڑے ہوں کہ دونوں طرف دیکھ رہے ہوں۔

سوال: پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا یہ سب کچھ سمجھانے کی ایک مثال تھی۔ اب یہ یقین کرلو کہ موت تمہارے سر پر آرہی ہے اور تمہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے حاضر ہونا ہے اور میں عالم آخرت کو بھی ایسے ہی دیکھ رہا ہوں جیسے دنیا پر تمہاری نظر ہے۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تبلیغ کی بڑی بڑی باتیں کیا ہیں؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تبلیغ کی بڑی بڑی باتیں یہ ہیں: اللہ تبارک وتعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا آخری نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) ہوں۔ لوگ اپنے دلوں کو جھوٹے اعتقادوں سے زبان کو گندی باتوں سے' کپڑوں کو میل کچیل سے' اپنے جسم کو نجاست سے پاک وصاف رکھیں۔ وعدہ اور اقرار کی سخت پابندی کریں' لین دین میں کسی کو دغا نہ دیں' اللہ تبارک وتعالیٰ کو نقص سے' عیب سے' آلودگی سے پاک سمجھیں۔ اس بات کا پختہ ایمان رکھیں کہ زمین' آسمان' چاند' سورج اور ستارے چھوٹے بڑے سب کے سب اللہ رب العالمین نے پیدا فرمائے ہیں۔ سب اُس کے محتاج ہیں' دعا قبول فرماتا ہے' بیماروں کو صحت وتندرستی عطا فرماتا ہے' رازق اور مالک حقیقی وہی ہے۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے چچا حضرت ابوطالب کا انتقال کب ہوا؟

جواب: اعلان نبوت کے دس (۱۰) سال بعد حضرت ابوطالب کا انتقال ہوا تھا۔

حضرت ابوطالب چونکہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نبوت کی دعوت اور منادی سب میں برابر کے مددگار رہتے۔ اس لئے آپ کے انتقال کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بہت صدمہ ہوا۔

سوال: حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کتنے چچا ہیں؟

جواب: حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کل چودہ (۱۴) چچا ہیں: جن میں تین سگے چچا تھے۔ (۱) حضرت ابوطالب۔ (۲) حضرت زبیر۔ (۳) عبدالکعبہ اور گیارہ (۱۱) سوتیلے چچا تھے۔

سوال: سوتیلے چچاؤں کے نام کیا کیا ہیں؟

جواب: اُن کے نام اس طرح ہیں:

(۱) حارث۔

(۲) ابولہب (عبدالعزی)۔

(۳) مقوم۔

(۴) حجل۔

(۵) مغیرہ۔

(۶) سیدالشہداء حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۷) ضرار۔

(۸) قثم۔

(۹) حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۱۰) غیلاق اور

(۱۱) مصعب۔

بعض مؤرخین نے غیلاق اور حجل کو ایک ہی بیان کیا ہے اسی طرح عبدالکعبہ وہی ہے جس کا نام مقوم ہے اور قثم کوئی بھی نہ تھا۔ اگر یہ تین یعنی غیلاق، عبدالکعبہ اور قثم

نکال دیے جائیں تو باقی کُل گیارہ چچا رہ جاتے ہیں۔

سوال: نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پھوپھیاں کتنی ہیں؟
جواب: نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی چھ پھوپھیاں ہیں۔

سوال: اُن کے نام کیا کیا ہیں؟
جواب:

(۱) اُم حکیم بیضاء (حقیقی پھوپھی)۔

(۲) امیمہ۔

(۳) اروی (حقیقی پھوپھی)۔

(۴) برّہ۔

(۵) عاتکہ۔

(۶) صفیہ (حقیقی پھوپھی)۔

سوال: حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کب سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہیں؟
جواب: حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا اپنا اِرشادِ مبارک ہے فرماتے ہیں: میں اُس وقت بھی نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) تھا جب حضرت سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی تخلیق کے خمیر کی منزلیں طے کر رہے تھے۔ ایک اور اِرشادِ مبارک ہے کہ میں اُس وقت بھی نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) تھا جب حضرت سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسّلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

☆☆☆

اِسلام کی بنیادی باتیں

سوال: ہم کون ہیں؟
جواب: ہم مسلمان ہیں۔

سوال: ہمارا دین کیا ہے؟
جواب: ہمارا دین اسلام ہے۔

سوال: عقیدہ کے لحاظ سے ہم کون ہیں؟
جواب: سُنّی مسلمان۔

سوال: سُنّی مسلمان کون ہوتا ہے؟
جواب: سُنّی مسلمان اُسے کہتے ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم صحابہ کرام اہلِ بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے کسی پر کسی قسم کا کوئی اعتراض نہ کرتا ہو۔ دل وجان سے اُن سب سے محبت کرتا ہو۔

سوال: جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیاروں پر اعتراض کرتا ہو وہ کون ہوتا ہے؟
جواب: وہ شیطان کا پیروکار ہوتا ہے۔

سوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے علم شان وعظمت پر اعتراض کرنے والا کون ہوتا ہے؟
جواب: وہ منافق ہوتا ہے۔ قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مبارکہ سے اس بات کا پتا چلتا ہے کہ منافقین گاہے بگاہے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے علم پر اعتراض کیا کرتے تھے۔

سوال: مسلمان کسے کہتے ہیں؟
جواب: مسلمان اُسے کہتے ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ کو ایک مانے اور اِس بات کی گواہی دے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُس کے آخری نبی اور پیارے رسول اور محبوب بندے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

سوال: کلمہ توحید اور رسالت یا پہلا کلمہ کیا ہے؟
جواب: کلمہ توحید ورسالت **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** ہے (ترجمہ) کوئی معبودِ (برحق) نہیں مگر اللہ (تبارک وتعالیٰ حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) ہیں۔ اور یہی پہلا کلمہ ہے اسے کلمہ طیبہ بھی کہتے ہیں۔

سوال: کلمہ شہادت یا دوسرا کلمہ کیا ہے؟
جواب: **اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُـہٗ** "میں گواہی دیتا ہوں/دیتی ہوں یہ کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے سوا کوئی معبودِ (برحق) نہیں وہ ایک ہے اور کوئی اُس کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں/دیتی ہوں کہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) اُس کے (محبوب) بندے اور (پیارے) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) ہیں۔"

سوال: کل کتنے انبیاء کرام علیہم السلام اور رسول علیہم السلام دنیا میں تشریف لائے؟
جواب: تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار (۱۲۴۰۰۰)۔

سوال: قرآن مجید میں کل کتنے انبیاء کرام علیہم السلام کے نام مبارک آتے ہیں؟
جواب: قرآنِ مجید میں کل ۲۸ انبیاء کرام علیہم السلام کے مبارک نام آتے ہیں۔

سوال: وہ کون کون سے انبیاء کرام علیہم السلام ہیں جن کے اسمائے مبارکہ رب ذوالجلال والاکرام نے قرآنِ مجید میں بیان فرمائے ہیں، برکت کے لئے اُن تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے اسمائے مبارکہ تحریر فرمائیں؟

جواب:

(۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت نوح علیہ السلام

(۳) حضرت ادریس علیہ السلام (۴) حضرت صالح علیہ السلام

(۵) حضرت ھود علیہ السلام (۶) حضرت لوط علیہ السلام

(۷) حضرت ابراہیم علیہ السلام (۸) حضرت اسماعیل علیہ السلام

(۹) حضرت اسحاق علیہ السلام (۱۰) حضرت یعقوب علیہ السلام

(۱۱) حضرت یوسف علیہ السلام (۱۲) حضرت شعیب علیہ السلام

(۱۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام (۱۴) حضرت ہارون علیہ السلام

(۱۵) حضرت الیاس علیہ السلام (۱۶) حضرت یسع علیہ السلام

(۱۷) حضرت داؤد علیہ السلام (۱۸) حضرت سلیمان علیہ السلام

(۱۹) حضرت ایوب علیہ السلام (۲۰) حضرت یونس علیہ السلام

(۲۱) حضرت ذوالکفل علیہ السلام (۲۲) حضرت عزیر علیہ السلام

(۲۳) حضرت زکریا علیہ السلام (۲۴) حضرت یحییٰ علیہ السلام

(۲۵) حضرت یوسف بن ابراہیم بن یوسف علیہ السلام [۲]

(۲۶) حضرت لقمان علیہ السلام (۲۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(۲۸) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

۱؎ قرطبی جلد ۲ جز ۳ ص ۲۳، مظہری جلد ۱ ص ۲۵۲۔ ۲؎ المؤمن آیت نمبر ۳۴۔

سوال: ہر نبی علیہ السلام کا نام آیات قرآنی میں کتنی کتنی بار آتا ہے؟

جواب:

(۱) حضرت آدم علیہ السلام کا ۲۵ بار' (۲) حضرت نوح علیہ السلام کا ۴۳ مرتبہ

(۳) حضرت ادریس علیہ السلام کا ۲ مرتبہ (۴) حضرت صالح علیہ السلام کا ۹ مرتبہ

(۵) حضرت ھود علیہ السلام کا ۷ مرتبہ (۶) حضرت لوط علیہ السلام کا ۲۷ بار

(۷) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ۶۹ مرتبہ (۸) حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ۱۲ دفعہ

(۹) حضرت اسحاق علیہ السلام کا ۱۷ بار (۱۰) حضرت یعقوب علیہ السلام کا ۱۶ بار

(۱۱) حضرت یوسف علیہ السلام کا ۲۷ بار (۱۲) حضرت شعیب علیہ السلام کا ۱۱ بار

(۱۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ۱۳۶' (۱۴) حضرت ہارون علیہ السلام کا ۲۰ مرتبہ

(۱۵) حضرت الیاس علیہ السلام کا ۳ مرتبہ' (۱۶) حضرت یسع علیہ السلام کا ۲ مرتبہ

(۱۷) حضرت داؤد علیہ السلام کا ۱۶ مرتبہ (۱۸) حضرت سلیمان علیہ السلام کا ۱۷ بار

(۱۹) حضرت ایوب علیہ السلام کا ۶ مرتبہ (۲۰) حضرت یونس علیہ السلام کا ۴ مرتبہ

(۲۱) حضرت ذوالکفل علیہ السلام کا ۲ بار (۲۲) حضرت عزیر علیہ السلام کا ۱ مرتبہ

(۲۳) حضرت زکریا علیہ السلام کا ۷ مرتبہ (۲۴) حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ۵ مرتبہ

(۲۵) حضرت یوسف بن ابراہیم بن یوسف علیہ السلام کا ۱ مرتبہ

(۲۶) حضرت لقمان علیہ السلام کا ۲ مرتبہ (۲۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ۲۵ مرتبہ

(۲۸) ہمارے پیارے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ۴ مرتبہ اور احمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک مرتبہ۔ اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کئی صفاتی نام آتے ہیں جیسے شاہد' مبشر بشیر' نذیر' سراج' منیر' داعی' مصدق' رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وغیرھم۔

سوال: الہامی کتابیں کل کتنی ہیں؟
جواب: الہامی کتابیں کل چار ہیں۔

سوال: کل صحیفے کتنے نازل ہوئے ہیں؟
جواب: کل ایک سو دس (۱۱۰) صحیفے نازل ہوئے ہیں۔

سوال: الہامی کتابوں کے نام کیا ہیں؟
جواب: توراتِ شریف' زبورِ شریف' انجیلِ مقدس اور قرآن مجید۔

سوال: یہ کتابیں کس کس پیارے نبی علیہ السلام پر نازل ہوئیں؟
جواب: توراتِ شریف حضرت موسیٰ علیہ السلام پر' زبورِ شریف حضرت داؤد علیہ السلام پر' انجیلِ مقدس حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور قرآن مجید حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر۔

سوال: کیا ہمارے پیارے نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بعد اب کوئی نیا نبی آئے گا؟
جواب: ہرگز نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے آنے کے بعد اب نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے۔ اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

سوال: اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر چیز سے پہلے کس چیز کی تخلیق فرمائی؟
جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر چیز سے پہلے ہمارے پیارے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نورِ مبارک کی تخلیق فرمائی۔

سوال: یہ کس نے فرمایا ہے کہ ہر چیز سے پہلے ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نورِ مبارک کی تخلیق ہوئی ہے؟
جواب: حدیث شریف میں ہے کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

سوال: اس حدیث شریف کے راوی کون ہیں؟
جواب: اس کے راوی حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

سوال: یہ حدیث شریف کس کتاب میں ہے؟
جواب: یہ حدیث شریف حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے استاد حافظ الکبیر ابو بکر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی رحمہ اللہ تعالیٰ (ولادت ۱۳۶ھ وفات ۲۱۱ھ) نے اپنی کتاب المصنف میں لکھی۔ اس کے حوالے سے مواہب اللدنیہ جلد ۱ ص ۹ سیرت حلبیہ جلد ۱ ص ۳۰ زرقانی جلد ۱ ص ۴۶ کشف الخفاء جلد ۱ ص ۲۶۶ نشر الطیب صفحہ نمبر ۶ مؤلفہ اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی جواہر البحار جلد ۳ ص ۳۱ فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۵۱ انوار محمدیہ ص ۹ میں اس حدیث شریف کو حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لکھا ہے۔

سوال: مَردوں میں سب سے پہلے کون خوش نصیب مسلمان ہوئے؟
جواب: مَردوں میں سب سے پہلے امیر المومنین حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہوئے۔

سوال: عورتوں میں سب سے پہلے کون پاکیزہ خاتون مسلمان ہوئیں؟
جواب: عورتوں میں سب سے پہلے اُمّ المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمان ہوئیں۔

سوال: بچوں میں سب سے پہلے کون مسلمان ہوا؟
جواب: بچوں میں سب سے پہلے امیر المومنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہوئے۔

سوال: غلاموں میں سب سے پہلے کون ایمان لایا؟

جواب: غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے۔

سوال: اَعمال کا انحصار کن چیزوں پر ہے؟

جواب: اَعمال کا انحصار نیتوں پر ہے۔ [۳]

سوال: نیت کسے کہتے ہیں؟

جواب: نیت دِل کے اِرادے کو کہتے ہیں۔

سوال: نیت کسی اور چیز کو بھی کہتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! اِخلاص کو بھی کہتے ہیں۔ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو راضی کرنے کا اِرادہ۔ نیز اَعمال کا ثواب اِخلاص سے ہے۔

سوال: اِخلاص کے معنیٰ کیا ہیں؟

جواب: اِخلاص کے معنیٰ ہیں بغیر لالچ، طمع اور دکھاوے کے خالصتاً اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خوشنودی کے لئے کام کرنا۔ جب اِنسان کے دِل میں کسی نیکی کے کرنے کا اِرادہ پیدا ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اِرادہ کرنے والے کی نیت کے مطابق عمل کرنے سے پہلے ہی ثواب لکھ دیتا ہے۔

سوال: کیا کسی کام کے کرنے کی نیت زبان سے کی جاتی ہے؟

جواب: ضروری نہیں۔

---

[۳] بخاری جلد ۱ ص ۱۳، ترمذی حدیث نمبر ۱۶۴۷، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۲۰۱، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۵، ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۲۲۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱، حدیث نمبر ۷۵۔

سوال: اگر زبان سے نیت کر لی جائے تو اس کا کیا درجہ ہوگا؟
جواب: زیادہ سے زیادہ مستحب کہہ سکتے ہیں۔ یعنی اچھا ہے بُرا نہیں۔

سوال: اسلام کے بنیادی اُصول کتنے ہیں؟
جواب: اسلام کے بنیادی اُصول پانچ ہیں۔ ؎

سوال: وہ کون کون سے ہیں؟
جواب: (۱) کلمہ توحید و رسالت **لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَـمَّـدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** (۲) نماز (۳) زکوٰۃ (۴) روزہ اور (۵) حج۔

سوال: کلمہ توحید و رسالت کے کیا معنی ہیں؟
جواب: کلمہ توحید و رسالت کے معنی ہیں "اللہ (عزّ وجلّ) کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) اللہ (عزّ وجلّ) کے رسول ہیں"۔

سوال: نمازیں کتنی فرض ہیں؟
جواب: کل پانچ نمازیں فرض ہیں۔

سوال: ان کے نام کیا کیا ہیں؟
جواب: ان کے نام ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء۔

سوال: کسی مسلمان پر نماز کب فرض ہوتی ہے؟
جواب: جب مسلمان (مرد اور عورت) بالغ ہو جاتے ہیں تو نماز فرض ہو جاتی ہے۔

سوال: جب تک نماز فرض نہ ہو تو کیا اس وقت بھی نماز پڑھنی چاہئے؟
جواب: پڑھنی چاہئے تاکہ نماز کی محبت بچپن سے ہی دل میں پیدا ہو جائے۔ ہمارے

؎ بخاری جلد ا ص ۶، حدیث نمبر ۸، ۴۵۱۵، مسلم حدیث نمبر ۱۶، ترمذی حدیث نمبر ۲۶۰۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴، نسائی حدیث نمبر ۵۰۰۱، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۶۔

WWW.SEEDHARASTA.COM

نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ بچہ جب سات سال کا ہو جائے تو پیار سے نماز پڑھاؤ بلکہ فرمایا جب بچے کو دائیں بائیں کی پہچان ہو جائے تو اُسے نماز سکھانا شروع کر دو اور جب دس سال کا ہو جائے تو (مار کر) سختی سے نماز پڑھاؤ۔

سوال: ایسا کیوں فرمایا گیا ہے؟

جواب: محبت اور شوق پیدا کرنے کے لئے' چونکہ نماز تمام عبادات سے اہم اور بڑی عبادت ہے۔ جو امیر و غریب اور مرد و عورت کسی کو بھی معاف نہیں۔

سوال: کلمہ طیبہ پڑھنے کے بعد اسلام کا اہم بنیادی رکن کون سی عبادت ہے؟

جواب: نماز۔

سوال: نماز شروع کرنے سے پہلے کون سی شرائط پوری کرنا ہوتی ہیں؟

جواب: نماز شروع کرنے سے پہلے چھ (۶) شرائط پوری کرنا ہوتی ہیں۔

سوال: وہ شرائط کون کون سی ہیں؟

جواب: (۱) طہارت یعنی وضو ہونا' کپڑوں اور جگہ کا پاک ہونا (۲) ستر عورت یعنی کپڑوں سے جسم کا چھپانا اور ڈھانپنا' (۳) استقبال قبلہ یعنی خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنا' (۴) وقت یعنی جو نماز پڑھی جائے اُس کا وقت ہونا' (۵) نیت' نیت دل کے ارادے کا نام ہے یعنی جس وقت کی نماز پڑھی جا رہی ہو اُس کا دل میں ارادہ کرنا' (۶) تکبیر تحریمہ نماز شروع کرنے کے لئے تکبیر تحریمہ کہنا' تکبیر تحریمہ کے لئے اللہ اکبر کہتے ہیں۔

سوال: کیا نیت زبان سے کر سکتے ہیں؟

جواب: نیت دل سے کی جاتی ہے۔ اگر زبان سے بھی کہہ لیں تو کوئی حرج نہیں۔

سوال: نماز کے کل کتنے فرض ہیں؟
جواب: نماز کے کل نو (۹) فرض ہیں۔

سوال: وہ کون کون سے ہیں؟
جواب: (۱) تکبیر تحریمہ (یہ شرط بھی ہے فرض بھی ہے)' (۲) قیام یعنی نماز میں جب تک تلاوت قرآن مجید کی جاتی رہے اُس وقت تک سیدھے کھڑے رہنا' (۳) قرأت یعنی تلاوت قرآن مجید کرنا۔ اتنا قرآن مجید پڑھ لیا جو تین آیات مبارکہ کے برابر ہو تو فرض ادا ہو جاتا ہے' (۴) رکوع' (۵) پہلا سجدہ' (۶) دوسرا سجدہ' (۷) ایک انگلی کا پیٹ زمین پر لگنا' (۸) آخری قعدہ یعنی نماز پڑھتے ہوئے آخر میں بیٹھنا اور التحیات اور دُرود شریف اور دُعا پڑھنا' (۹) خروج بصنعہ یعنی جو ہم کام کر رہے تھے اُس سے باہر نکلنا ہے اور اُس کے لئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا۔

سوال: نماز کے کتنے واجبات ہیں؟
جواب: نماز کے کل بتیس (۳۲) واجبات ہیں۔

سوال: نماز میں کتنے کام سُنتِ مبارکہ کہلاتے ہیں؟
جواب: نماز میں ایک سو بارہ (۱۱۲) کام سُنتیں مبارکہ کہلاتے ہیں۔

سوال: نماز میں مستحبات کتنے ہیں؟
جواب: نماز میں چودہ (۱۴) مستحبات ہیں۔

سوال: مستحب کیا ہوتا ہے؟
جواب: مستحب وہ کام ہے جو کریں تو ثواب ملتا ہے اگر نہ کریں تو گناہ نہیں۔ البتہ باعث برکت کام ہیں۔

سوال: نماز کی شرائط' فرائض' واجبات اور مستحبات کی تفصیل کہاں سے مل سکتی ہے؟
جواب: یہ تمام چیزیں بندۂ ناچیز منیر احمد یوسفی کی لکھی ہوئی کتاب مترجم نماز مع

ضروری مسائل اور آئمیں اپنی نماز کا جائزہ لیں سے مل سکتی ہیں۔

سوال: مومن کسے کہتے ہیں؟

جواب: مومن اُسے کہتے ہیں جو دل وجان سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات وصفات اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ذات وصفات اور عظمتوں کو مانتا ہو اور حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت کو ایمان کی روح سمجھتا ہو اور ساری کائنات اور مخلوقات سے بڑھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے محبت کرتا ہو۔ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد مبارک بھی ہے۔ "تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میرے ساتھ اپنے ماں باپ' اولاد اور تمام انسانوں سے بڑھ کر محبت نہ کرے"۔ ؎۵

سوال: مسلمان کی چند خصوصیات بیان کریں؟

جواب: مسلمان کی چند خصوصیات یہ ہیں کہ اُس کی زبان اور اُس کے ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہتا ہے یعنی نہ تو وہ اپنی زبان سے کسی کو تکلیف پہنچاتا ہے اور نہ ہی اپنے ہاتھ سے بلکہ اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کرتا ہے اُس کے دُکھ درد کو اپنا دُکھ درد سمجھتا ہے۔ مصیبت میں اُس کے کام آتا ہے۔ اُس کی مدد کرتا ہے اُس کے عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے' اُس کی مشکل کشائی کرتا ہے۔

سوال: اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت اور بندگی اور رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت اور اطاعت کے بعد سب سے اہم عمل کیا ہے؟

جواب: ماں باپ کی خدمت کرنا' اُن کا ادب واحترام کرنا۔

؎۵ مشکوٰۃ ص ۱۸۔ بخاری حدیث نمبر ۱۴۔ مسلم حدیث نمبر ۴۴۔ نسائی حدیث نمبر ۵۰۱۳، ابن ماجہ حدیث نمبر ۶۷، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۰۷، مرقاۃ جلد ۱ ص ۱۳۸۔

سوال: کیا اُن کا ہر حکم ماننا چاہیے؟

جواب: ہاں! اُن کا ہر جائز حکم ماننا چاہیے۔

سوال: کیا اُن کا وہ حکم جو اللہ تبارک وتعالٰی اور رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم کے خلاف ہو وہ بھی ماننا چاہیے؟

جواب: جی نہیں!

سوال: ناجائز حکم کی مثال بیان کریں۔

جواب: سب سے بڑی مثال یہ ہے کہ وہ اللہ تبارک وتعالٰی کے ساتھ کسی کو شریک کرنے یعنی اللہ تبارک وتعالٰی کے سوا کسی اور کو عبادت کے لائق ماننے کے لئے کہیں۔ ایسی صورت میں اُن کا حکم نہیں ماننا چاہیے۔ اللہ تبارک وتعالٰی کے کلام پاک کی سورہ لقمان کی آیت نمبر ۱۵ میں ہے: آیت کا ترجمہ پڑھ لیں: "اور اگر وہ دونوں (یعنی ماں باپ) تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو اُن کا کہنا نہ مان"۔ والدین کی اطاعت اگرچہ واجب ہے لیکن اگر وہ شرک کا حکم کریں تو اُن کی اطاعت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ خالق کائنات کے ساتھ کسی کو شریک کرنے میں کسی کی اطاعت نہیں۔ بلکہ دیگر گناہوں کے کام میں بھی کسی کی اطاعت نہیں۔

سوال: اگر ماں باپ کہیں کہ نماز نہ پڑھو تو پھر کیا کیا جائے؟

جواب: فرض نماز پنجگانہ کی ادائیگی میں اللہ تبارک وتعالٰی اور اُس کے پیارے محبوب رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت ہے۔ ماں باپ کے کہنے پر نماز نہیں چھوڑی جاسکتی۔

سوال: اگر نماز پڑھ رہے ہوں تو کیا ماں باپ کے بلانے پر نماز توڑی جا سکتی ہے؟
جواب: جی نہیں!

سوال: کیا چھوٹے بچے نماز میں بڑوں کی صف میں کھڑے ہو سکتے ہیں؟
جواب: بچوں کو سب سے آخری صف میں کھڑے ہونا چاہیے۔

سوال: اگر بچے بڑوں کی صف میں کھڑے ہو جائیں تو پھر کیا کیا جائے؟
جواب: جس بچے کی عمر ۹ سال یا ۹ سال سے زیادہ ہو اُس کو صف میں سے نہیں نکالنا چاہیے:۔ ہاں ۵ سے ۷، ۸ سال کا بچہ ہو تو اُسے پیچھے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ایسا کرنے سے نماز میں کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا۔

سوال: مسلمانوں پر پانچ وقت کی نمازیں کب فرض کی گئیں؟
جواب: شب معراج میں۔

سوال: نفلی نمازوں میں کون سی نماز سب سے بلند درجہ رکھتی ہے؟
جواب: تہجد کی نماز۔

سوال: اسلامی سال کتنے دن کا ہوتا ہے؟
جواب: ۳۵۴ دن۔

پاکیزگی

سوال: پاکیزگی کیا ہے؟

جواب: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پیارے صحابی حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ [۱] ”پاکیزگی نصف ایمان ہے“۔

سوال: وضو میں کتنے فرض ہیں؟

جواب: وضو میں کل چار فرض ہیں۔

سوال: کون کون سے؟

جواب: (۱) پورے چہرے کو ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اور پیشانی سمیت چہرے کی گولائی تک دھونا۔ (۲) ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا اور (۴) پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا۔

سوال: یہ بات کون سی کتاب میں لکھی ہوئی ہے کہ وضو میں تین اعضا کا دھونا اور سر کا مسح کرنا فرض ہے؟

جواب: یہ بات اللہ تبارک وتعالیٰ کی لافانی عظیم کتاب قرآن مجید میں لکھی ہے۔

---

[۱] مسلم جلد۱ ص۱۱۸، مسند احمد جلد۵ ص۳۴۲، دارمی جلد۱ ص۱۶۷، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱ ص۴۲، ۱۰ مصنف ابن ابی شیبہ جلد۱ ص۶، الترغیب والترہیب جلد۱ ص۱۵۶، قرطبی جلد۱ جز۱ ص۱۳۲، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۳ ص۲۸۴، ترمذی حدیث نمبر ۳۵۱۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۸۱، نسائی حدیث نمبر ۲۴۳۷۔

سوال: قرآن مجید کے کون سے پارے میں اس کا ذکر آتا ہے؟

جواب: چھٹے پارے میں۔

سوال: کون سی سورت میں اس کا ذکر آتا ہے؟

جواب: سورۃ المائدۃ میں۔

سوال: آیت کا نمبر کیا ہے؟

جواب: آیت کا نمبر چھ (۶) ہے۔

سوال: اس کا مضمون کیا ہے؟

جواب: مضمون یہ ہے۔ ''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ''۔

سوال: کیا ہاتھ کہنیوں تک یا کہنیوں سمیت اور پاؤں ٹخنوں تک یا ٹخنوں سمیت دھونے ہیں؟

جواب: ہاتھ کہنیوں سمیت اور پاؤں ٹخنوں سمیت دھونے ہیں۔

سوال: وضو کے واجبات کتنے ہیں؟

جواب: وضو میں واجبات نہیں ہیں۔

سوال: وضو میں کتنی سنتیں ہیں؟

جواب: وضو میں اکیس (۲۱) سنتیں ہیں۔

سوال: وضو میں کتنے مستحبات ہیں؟

جواب: وضو میں تریسٹھ (۶۳) مستحبات ہیں۔

سوال: یہ کن کتابوں میں لکھا ہے؟
جواب: پیر طریقت رہبر شریعت قطب جلی امین علم لدنی حضرت علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''مستند نماز'' کے حصہ اول ''کتاب الطہارت'' میں اور دُنیائے اسلام کی عظیم کتاب ''بہارِ شریعت'' کے حصہ دوم میں لکھا ہے۔

سوال: ''بہارِ شریعت'' کس نے لکھی ہے؟
جواب: ''بہارِ شریعت'' حضرت علامہ مولانا حکیم مفتی محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی حنفی قادری علیہ الرحمہ نے لکھی ہے۔

سوال: بہارِ شریعت کے کل کتنے حصے ہیں؟
جواب: بہارِ شریعت کے کل سترہ (۱۷) حصے ہیں اور انہیں دو جلدوں میں جمع کیا گیا ہے۔

سوال: کیا یہ کتاب اپنے گھر میں رکھنی چاہئے؟
جواب: ہاں! یہ کتاب ہر گھر میں ہونی چاہئے۔

سوال: اس میں کیا کیا مسائل لکھے ہیں؟
جواب: اس کتاب میں زندگی کے تمام مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ جو مسئلہ کہیں سے حل نہ ہوتا ہو اس کتاب کے پڑھنے سے اُس کا حل مل جاتا ہے۔

سوال: وضو گھر سے کر کے مسجد میں جانا چاہئے یا مسجد کے وضو خانوں میں آکر کرنا چاہئے؟
جواب: وضو گھر سے کر کے مسجد میں جانا بہتر ہے۔

سوال: اس کی کیا وجہ ہے؟
جواب: جو شخص گھر سے وضو کر کے مسجد میں آتا ہے وہ جتنے قدم چل کر مسجد میں آتا

ہے اُسے اُتنی نیکیاں حاصل ہوتی ہیں اور اُتنے ہی اُس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

سوال: جنت کی کنجی کیا ہے؟

جواب: جنت کی کنجی نماز ہے۔ ۲

سوال: نماز کی کنجی کیا ہے؟

جواب: وضو۔ ۳

سوال: کیا بغیر وضو کے نماز قبول ہو جاتی ہے؟

جواب: جی نہیں! بغیر وضو کے نماز قبول نہیں ہوتی۔ ۴

سوال: کیا ایک وضو سے چند نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں؟

جواب: جی ہاں! جب تک وضو قائم رہے جو نماز پڑھنی چاہیں' پڑھ سکتے ہیں۔

سوال: کیا وضو کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں؟

جواب: امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھی طرح کیا (یعنی سنتوں اور مستحبات کا خوب خیال رکھا) اُس کے جسم کی تمام خطائیں جھڑ جاتی ہیں یہاں تک کہ اُس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی۔ ۵

---

۲ ۳ الترغیب والترہیب جلد ا ص ۲۲۵' در منثور جلد ا ص ۲۹۶' مسند احمد جلد ا ص ۱۴۳' دارمی جلد ا ص ۱۷۵' مصنف ابن ابی شیبہ جلد ا ص ۲۶۰' مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۱۰۲' مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۲۵۳۹۔ ۴ مسند احمد جلد ۲ ص ۳۰۸' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ا ص ۱۱۷' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۰۰۔ بخاری حدیث نمبر ۱۳۵، مسلم حدیث نمبر ۲۲۵، ترمذی حدیث نمبر ۷۶۔ ۵ الترغیب والترہیب جلد ا ص ۱۵۱' مسلم جلد ا ص ۱۲۵۔

سوال: وضو کرنے کے بعد کیا پڑھنا چاہئے؟

جواب: وضو کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھنے چاہئیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۶

''میں گواہی دیتا ہوں / دیتی ہوں یہ کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں وہ ایک ہے اور کوئی اُس کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں / دیتی ہوں کہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) اُس کے (محبوب) بندے اور (پیارے) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) ہیں۔''

سوال: اِس کلمہ کے پڑھنے سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

جواب: امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ارشادِ مقدس ہے:

''جس شخص نے اچھا اور کامل وضو کیا پھر مذکورہ بالا کلمات پڑھے۔ قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔'' ۷

۶۔ ۷۔ مشکوٰۃ ص ۳۹، الترغیب والترہیب جلد ا ص ۱۷۱، مسلم جلد ا ص ۱۲۲۔ ترمذی حدیث نمبر ۵۵، نسائی حدیث نمبر ۱۴۸، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۶۹، ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۷۰۔

واقعہ معراج شریف

سوال: واقعہ معراج شریف کیا ہے؟

جواب: واقعہ معراج شریف ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا عظیم معجزہ ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو عطا فرمایا۔

یہ واقعہ اس طرح ہے کہ ایک رات اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مکہ پاک سے مسجد اقصیٰ کی طرف لے گیا اور پھر آسمانوں، سدرۃ المنتہیٰ اور عرش سے آگے کی سیر کروائی۔

سوال: اس کو معراج کیوں کہتے ہیں؟

جواب: معراج ''عروج'' سے نکلا ہے جس کے معنی اوپر چڑھنے کے ہیں چونکہ احادیث مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عُرِجَ لِیْ مروی ہے۔ جس کے معنی ہیں، مجھے اوپر چڑھایا گیا۔ اس لئے اس کا نام معراج پڑا۔

سوال: کیا اس واقعہ کا ذکر قرآن مجید میں آتا ہے؟

جواب: جی ہاں!

سوال: کون سے پارے میں؟

جواب: پندرھویں پارے میں۔

سوال: وہ ذکر کیسے ہے؟

جواب: وہ ذکر اس طرح ہے۔ **سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ**

مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝ (بنی اسرائیل:۱)

سوال: اس کے معنی کیا ہیں؟

جواب: "پاک ہے وہ ذات (یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ) جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی طرف، جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اُسے (یعنی اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔ بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے"۔

سوال: اس آیت میں عَبْدِهٖ سے کون سی ذات پاک مراد ہے؟

جواب: عَبْدِهٖ سے مراد ہمارے پیارے نبی کریم رؤف ورحیم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ذات پاک مراد ہے جو سب نبیوں علیہم السلام سے آخر میں تشریف لائے۔ جن کے بعد اب کوئی اور کسی قسم کا نیا نبی نہیں آئے گا۔

سوال: راتوں رات سے کون سی رات مراد ہے؟

جواب: شبِ معراج۔

سوال: اس دور میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک کا سفر کتنی دیر میں طے ہوتا تھا؟

جواب: تقریباً سوا مہینہ میں۔

سوال: معراج شریف کا واقعہ کب ہوا؟

جواب: معراج شریف کا واقعہ اعلانِ نبوت کے گیارھویں سال اور ہجرت سے ۱۷ ماہ پہلے ہوا۔

سوال: معراج شریف کس مہینے میں ہوئی؟

جواب: رجب المرجب شریف کے مہینے میں۔

سوال: کون سی رات میں؟

جواب: مشہور یہ ہے کہ رجب المرجب کی ستائیسویں رات میں۔

سوال: معراج شریف جاگتے ہوئی یا سوتے ہوئے خواب میں؟

جواب: معراج بحالت بیداری جسم وروح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی اور یہی اہل ایمان کا عقیدہ ہے۔

سوال: جب معراج شریف ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہاں تھے؟

جواب: مکہ مکرمہ میں۔

سوال: قرآنِ مجید میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو معراج کے لئے لے گیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کس طرح لے گیا؟

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ نے لانے کے لئے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کو بھیجا تھا۔

سوال: پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کیسے لے گیا؟

جواب: چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جناب حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کی ڈیوٹی لگائی تھی اور وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے آئے تھے۔ لہٰذا حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے جو کام سرانجام دیا وہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کا کام تھا۔

سوال: جب حضرت جبرائیل امین علیہ السلام حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو لینے کے لئے آئے تو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُس وقت سو رہے تھے یا جاگ رہے تھے؟

جواب: سو رہے تھے۔

سوال: کیا حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے آستانہ مقدس کا دروازہ کھٹکھٹا کر اندر تشریف لائے؟

جواب: نہیں۔

سوال: تو پھر کیسے آئے تھے؟

جواب: گھر کی چھت کھول کر آئے تھے۔

سوال: یہ کہاں لکھا ہوا ہے؟

جواب: صحیح بخاری شریف جلد اص ۵۰ پر لکھا ہوا ہے۔ (کراچی پاکستانی چھاپ)

سوال: آستانہ پاک سے پھر کدھر تشریف لے گئے تھے؟

جواب: آستانہ پاک سے پھر حطیم میں تشریف لائے۔[1]

سوال: حطیم کسے کہتے ہیں؟

جواب: خانہ کعبہ کے چار کنارے یا کونے ہیں۔ ایک کونہ میں حجر اسود ہے۔ یہ کنارہ بیت اللہ شریف کے مشرقی جنوبی گوشہ کی طرف ہے۔ باقی تین کونوں کے نام ہیں رُکن عراقی، رُکن شامی اور رکن یمانی۔ رکن عراقی اور رکن شامی کے درمیان تقریباً چھ گز کھلی جگہ ہے جس پر گولائی کی صورت میں قدِ آدم کے برابر دیوار ہے۔ رکن عراقی اور رکن شامی اور اس گولائی نما دیوار کا درمیانی حصہ خالی ہے۔ اسے حطیم کہتے ہیں۔ یہ جگہ حجر اور خطیرہ بھی کہلاتی ہے۔

سوال: حطیم میں کس لئے لے جائے گئے تھے؟

جواب: حطیم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نورانی سینہ مبارک چاک کیا گیا تھا۔ (جسے شق صدر بھی کہتے ہیں) اور قلب منور نکال کر اس کو بھی چاک کیا گیا۔

---

[1] بخاری جلد اص ۵۴۸۔

(بخاری جلد ۱ ص ۵۴۸)

سوال: سینہ اور قلب منور کو چاک کرنے کے بعد کیا کیا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سینہ مبارک کو آب زم زم سے غسل دیا گیا۔ ؎۲

سوال: سینہ مبارک اور قلب منور کیوں چاک کیا گیا۔ اس کی کیا وجہ اور حکمت تھی؟

جواب: اس کی وجہ اور حکمت یہ تھی کہ دل مبارک میں خون کا ایک منجمد لوتھڑا تھا جس کو نکال دیا گیا۔ پھر ایک نورانی طشت جو ایمان وحکمت سے لبریز تھا وہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سینہ اقدس میں بھر دیا گیا۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ قلب منور میں ایسی پاک نورانی قوت پیدا ہو جائے جس سے آسمانوں پر تشریف لے جانے اور آسمانی دُنیا کو دیکھنے اور خاص طور پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے دیدار میں کوئی دقت اور دشواری نہ آئے۔

سوال: جب حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا سینہ مبارک چاک کیا گیا تو کیا خون نکلا؟

جواب: نہیں۔ ؎۳

سوال: کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بشر نہیں؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بے مثل نوری بشر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تخلیق نوری ہے اور پیدائش بشری لبادہ میں ہوئی ہے۔ اس لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نور بھی ہیں اور بشر بھی۔ نور و بشر کو بے مثل نورانی شکل بشریت میں پیدا کرنا قدرتِ خداوندی میں ہے۔ خون کا نہ نکلنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نورانیت کی دلیل اور بشریت کا معجزہ ہے کہ بشر بھی ہیں اور خون نہیں نکلا۔

؎۲ بخاری جلد ۱ ص ۵۴۸۔ ؎۳ روح البیان جلد ۵ ص ۱۰۶۔

سوال: جب مشرکین نے غزوۂ اُحد کے دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر پتھر پھینکنے کی ناپاک حرکت کی تو پتھر لگنے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم زخمی ہوئے اور خون بہا' وہ کیوں؟

جواب: خون بہنا بشریت کی دلیل ہے اور نورانیت کا معجزہ ہے کہ نور بھی ہیں اور خون بھی بہہ رہا ہے۔

سوال: ہمیں رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ذات پاک کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہئے؟

جواب: ہمیں یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نور بھی ہیں اور بشر بھی یعنی بے مثل نوری بشر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

سوال: معراج شریف کا سفر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کیسے کیا؟

جواب: یہ سفر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے براق پر کیا۔

سوال: یہ براق کیا چیز تھی؟

جواب: یہ سفید رنگ اور لمبے قد کا ایک خوبصورت جنتی جانور تھا جو قد میں گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا۔ [۴]

سوال: ایک مولانا صاحب اپنے وعظ میں فرمارہے تھے کہ براق کی تیز رفتاری کا یہ عالم تھا کہ اُس کا ہر قدم وہاں پڑتا تھا جہاں اُس کی نگاہ کی آخری حد ہوتی تھی۔ کیا یہ بات ایسے ہی ہے؟

جواب: جی ہاں! یہ حقیقت ہے اور یہ بات حدیث شریف کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہے۔ [۵]

---

[۴] بخاری جلد ۱ ص ۵۴۸۔ [۵] بخاری جلد ۱ ص ۵۴۸۔

سوال: براق پر سوار ہو کر پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہاں تشریف لے گئے؟
جواب: بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) میں۔

سوال: راستے میں کہیں رُکے بھی تھے؟
جواب: جی ہاں! تین مقامات پر رُکے تھے۔

سوال: وہ کون کون سے تین مقامات ہیں؟
جواب: مدینہ منورہ' طور سینا اور بیت اللحم شریف۔

سوال: یہاں کس مقصد کے لئے رُکے تھے؟
جواب: حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے عرض کیا تھا' ان مقامات پر دو دو نفل پڑھیں۔

سوال: کیا ان مقامات سے اہم واقعات کا تعلق ہے؟
جواب: جی ہاں!

سوال: وہ واقعات کیا ہیں؟
جواب: مدینہ منورہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ہجرت فرما کر تشریف لانا تھا۔ طور سینا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام' اللہ تبارک وتعالیٰ سے ہم کلام ہوئے تھے اور بیت اللحم شریف' حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جائے پیدائش ہے۔ [۹]

سوال: ان مقامات پر نفل پڑھنے کا کیا مقصد تھا؟
جواب: تا کہ کلمہ پڑھنے والے لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جن مقامات کا تعلق اللہ تبارک وتعالیٰ کے انبیاء کرام علیہم السلام سے ہو جائے وہاں نوافل پڑھنا جائز ہے۔ ملاحظہ

---

[۹] ابن کثیر جلد ۳ ص ۱۵' خصائص کبریٰ جلد ۱ ص ۱۵۴' درمنثور جلد ۴ ص ۱۴۷۔

فرمائیں؛ ہمارے پیارے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جائے پیدائش پر نفل پڑھے۔ اگر ایسا کرنا ناجائز یا بدعت ہوتا تو نہ تو حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہاں نفل پڑھتے اور نہ ہی حضرت جبرائیل امین علیہ السلام ایسا کرنے کے لئے عرض کرتے۔ لہٰذا اگر خوش قسمتی سے مکہ مکرمہ میں عمرہ یا حج بیت اللہ شریف کا زندگی میں موقعہ نصیب ہو تو رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی جائے پیدائش پر جا کر دو نفل پڑھ لیں۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی جائے پیدائش کہاں ہے؟

جواب: مکہ مکرمہ میں۔

سوال: کس علاقے میں؟

جواب: مسجد حرام کی جس جانب صفا ومروہ کی پہاڑیاں ہیں؛ اس کے باہر بہت بڑا کھلا سفید پتھر لگا میدان ہے۔ اس سے تھوڑی دور جان سے پیاری وہ عمارت ہے جس جگہ امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔ آج کل وہاں قریب بس سٹینڈ بن چکا ہے۔ جس وجہ سے اس مقام کی عظمت اور تقدس مسلمانانِ عالم سے پوشیدہ ہے۔ جن اہلِ ایمان کو علم ہے کہ یہاں رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی جائے ولادت ہے وہ وہاں نوافل بھی پڑھ لیتے ہیں۔

سوال: مسلمان علماء کرام سے سنا ہے کہ جب رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دیکھا وہ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ کیا یہ بات سچی ہے؟

جواب: جی ہاں! یہ بات سچی ہے۔

سوال: اگر کوئی بے علم شخص نہ مانے اور کہے کہ کتاب میں لکھا ہوا دکھاؤ تو پھر کون سی کتاب دیکھیں؟

جواب: ایسے شخص کو اسی کتاب کے اسی صفحہ کے حاشیہ نمبر ے میں لکھی ہوئی کتابوں کے نام جلد اور صفحہ نمبر لکھوا دیں لیکن یہ بات پیش نظر رہے کہ ہدایت اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نگاہِ شفقت سے ہے۔ کتابوں کے نام ملاحظہ ہوں۔ ے

سوال: مسجد اقصیٰ میں جب رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پہنچے تو وہاں مسجد میں کون کون سی ہستیاں موجود تھیں؟

جواب: مسجد اقصیٰ میں رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پہنچنے سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کرام علیہم السلام موجود تھے۔ اُن کے علاوہ وہاں اور کوئی نہ تھا۔ جو نبی علیہ السلام تھے وہ مسجد اقصیٰ میں تھے اور جو نبی نہیں تھا وہ وہاں نہیں تھا۔ رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دنیا میں تشریف لانے کے بعد آج تک جس جس دشمن اسلام نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے وہ وہاں نہیں تھا۔

سوال: جب رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آسمانوں پر تشریف لے گئے تو وہاں کن کن انبیاء کرام علیہم السلام سے ملاقاتیں ہوئیں؟

جواب: جن انبیاء کرام علیہم السلام سے آسمانوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ملاقاتیں ہوئیں وہ یہ ہیں۔ حضرت آدم' حضرت یحییٰ' حضرت عیسیٰ' حضرت

ے ابن کثیر جلد ۳ ص ۷' سیرۃ النبی جلد ۳ ص ۳۸۲' دلائل النبوۃ جلد ۲ ص ۳۸۷' مسلم کتاب الفضائل حدیث نمبر ۱۹۴۲' مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۲ ص ۳۰۸' مسند احمد جلد ۳ ص ۱۴۸' شرح السنۃ جلد ۱۳ ص ۳۵۱ (قدیم چھاپ)' درمنثور جلد ۴ ص ۱۵۰' جامع صغیر جلد ۲ ص ۱۵۲' خازن جلد ۴ ص ۱۳۷' حجۃ اللہ علی العالمین ص ۳۶۴ ـ ۳۲۸' کنز العمال جلد ۱۱ ص ۳۹۶ ـ

یوسف' حضرت ادریس' حضرت ہارون' حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام۔

سوال: کیا ان انبیاء کرام علیہم السلام سے ملاقاتیں ایک ہی آسمان پر ہوئیں یا مختلف آسمانوں پر؟

جواب: مختلف آسمانوں پر۔

سوال: کس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کس آسمان پر ملاقات ہوئی؟

جواب: پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے' دوسرے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام سے' تیسرے پر حضرت یوسف علیہ السلام سے' چوتھے پر حضرت ادریس علیہ السلام سے' پانچویں پر حضرت ہارون علیہ السلام سے' چھٹے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور ساتویں پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے۔

سوال: سدرۃ المنتہٰی کس کا مقام ہے؟

جواب: یہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کا مقام ہے۔

سوال: سدرۃ المنتہٰی کیا ہے؟

جواب: سدرۃ المنتہٰی بیری کا ایک درخت ہے۔ اس کا پھل مٹکوں کی طرح اور پتے ہاتھی کے کانوں جیسے ہیں۔ ۸

سوال: حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کہاں تک حضور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ رہے؟

جواب: سدرۃ المنتہٰی تک۔

---

۸ تفسیر در منثور جلد ۶ ص ۱۲۴' تفسیر ابن جریر پارہ ۲۷ ص ۳۲۔

سوال: سدرۃ المنتہی سے آگے کیوں نہ گئے؟

جواب: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے گزارش کی اگر میں انگلی کے ایک پورے کے برابر آگے بڑھا تو جل کر راکھ ہو جاؤں گا۔ ۹

سوال: جب رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے کتنے تحفے عطا فرمائے؟

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ نے تین تحفے عطا فرمائے۔

(۱) سورۃ البقرۃ کی آخری آیات۔ (۲) اُمت میں سے ہر ایسے شخص کو جو شرک کا مرتکب نہ ہوا ہو اُس کی اُسے بخشش کا پروانہ۔ (۳) اُمت کے لئے پچاس نمازیں۔

سوال: لیکن ہم تو پانچ نمازیں پڑھتے ہیں؟

جواب: پینتالیس نمازیں معاف ہو چکی ہیں۔

سوال: پینتالیس کیسے معاف ہوئیں؟

جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سفارش پر حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر کم کرواتے رہے۔ یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں۔

سوال: جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ربّ کائنات نے پچاس نمازیں عطا فرمائی تھیں اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کم کیوں نہ کروائیں؟

جواب: یہ تو بات بعد کی ہے اصل بات تو یہ ہے کہ اگر اللہ کریم نے بالآخر پانچ ہی کرنا تھیں تو پہلے پچاس کیوں فرمائیں؟ دراصل قابلِ غور بات یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ یہ حقیقت بتانا اور سمجھانا چاہتا تھا کہ اُس کے پیارے اور محبوب بندے دنیا سے جانے کے

---

۹ روح البیان جلد ۹ ص ۲۶۷۔

بعد بھی مخلوق خدا کی خیر خواہی اور امداد کرتے ہیں۔ اگر اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں کسی کا وسیلہ ذریعہ اور سفارش بے معنی اور بے حقیقت ہوتا تو رب کائنات کی بارگاہِ اقدس میں نہ تو رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جاکر سفارش کرتے اور نہ ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام سفارش کرتے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اگر اللہ ربُّ العزت کی بارگاہِ اقدس میں کسی کی سفارش شفاعت اور گزارش کسی کام کی نہ ہوتی تو نہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام جانے کے لئے کہتے اور نہ ہی حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جاتے۔ کیونکہ توحید سب سے زیادہ انبیاء کرام علیہم السلام جانتے ہیں۔ باقی دنیا توحید کی چاشنی اور عظمت اُن کے مقابلے میں اور اُن جیسا کیسے سمجھ سکتی ہے۔

سوال: جب رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے قریش مکہ مکرمہ کو فرمایا تھا کہ میں راتوں رات مسجد حرام سے بیت المقدس تک جانے کے بعد واپس آ گیا ہوں تو مشرکین مکہ مکرمہ نے کیا کہا تھا؟

جواب: قریش مکہ مکرمہ کو اس بات کا علم تھا کہ اس واقعہ سے قبل آج تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بیت المقدس نہیں گئے۔ اُنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بات جھٹلاتے ہوئے یہ کہا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بیت المقدس گئے ہیں تو پھر بتائیں بیت المقدس کی ہیئت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں بیت المقدس کی پوری عمارت میرے سامنے کر دی گئی۔ وہ سوال کرتے جاتے تھے۔ میں جواب دیتا جاتا تھا۔[۱]

---

[۱] بخاری حدیث نمبر ۴۷۱۰، مسلم حدیث نمبر ۴۷۶، ترمذی حدیث نمبر ۳۱۳۳، دلائل النبوۃ جلد ۲ ص ۳۵۹، مشکوۃ حدیث نمبر ۵۸۶۷، شرح السنہ جلد ۷ ص ۱۰۵۔

سوال: جب ابو جہل نے قریش مکہ مکرمہ سے مل کر حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے واقعۂ معراج کے بارے رسول کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا فرمان سنایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں راتوں رات مکہ مکرمہ سے بیت المقدس اور وہاں سے آسمانوں پر پہنچا اور تمام آسمانوں کی سیر کر کے واپس آ گیا۔ کیا اُن کی ایسی بات کی بھی آپ تصدیق کریں گے؟ تو جناب حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تو اس سے بھی زیادہ بڑی بڑی باتوں میں اُن کی تصدیق کرتا ہوں۔ لہٰذا میرے پیارے نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے اس کے برحق ہونے میں کوئی شک نہیں۔

شعبان المعظم

سوال: شعبان المعظم کسے کہتے ہیں؟

جواب: اسلامی کیلنڈر کے ایک مہینے کا نام ہے۔

سوال: اسلامی کیلنڈر میں کل کتنے مہینے ہیں؟

جواب: بارہ (۱۲) مہینے ہیں۔

سوال: اُن کے نام کیا کیا ہیں؟

جواب: اُن کے نام یہ ہیں: -

(۱) محرم الحرام (۲) صفر المظفر (۳) ربیع الاوّل (۴) ربیع الآخر (۵) جمادی الاوّل (۶) جمادی الآخر (۷) رجب المرجب (۸) شعبان المعظم (۹) رمضان المبارک (۱۰) شوال المکرم (۱۱) ذیقعدہ اور (۱۲) ذوالحجہ۔

سوال: شعبان المعظم کے بارے میں ہمارے پیارے رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟

جواب: حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: شعبان المعظم کا مہینہ رجب (المرجب) اور ماہِ رمضان (المبارک) کے درمیان ہے لیکن لوگ اس مہینے سے غافل ہیں۔ [1]

سوال: اس مبارک مہینے میں کیا ہوتا ہے؟

جواب: رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس

---

[1] بیہقی فی شعب الایمان جلد ۷ ص ۳۰۵، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۱۶، مسند احمد جلد ۵ ص ۲۰۱۔

مبارک مہینے میں ربُّ العالمین کی بارگاہِ اقدس میں اَعمال (خصوصی طور پر) پیش کیے جاتے ہیں تو میں اِس بات کو محبوب رکھتا ہوں کہ جب میرے اَعمال پیش ہوں تو میں روزہ سے ہوں۔

سوال: ایک صاحب فرما رہے تھے کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شعبان المعظم میرا مہینہ ہے۔

جواب: ہاں! یہ دُرست ہے۔ اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ایک روایت میں اِس کا ذکر آتا ہے۔

سوال: کیا یہ مہینے اور دن اور رات اللہ تبارک وتعالیٰ کے نہیں؟

جواب: ہیں تو سب مالکِ حقیقی اللہ تبارک وتعالیٰ کے' سب کچھ اُسی کا ہے لیکن یہ نسبت اور تعلق فضیلت اور برکت کو ظاہر کرنے کے لئے ہے۔ مثلاً ہم سب کا عقیدہ یہ ہے کہ مسجدیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہیں لیکن ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے" جو میری اِس مسجد (نبوی شریف) میں ایک نماز پڑھے گا اُسے پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملے گا۔ [ع] آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مسجد کی نسبت اپنی طرف فرمائی۔ اِسی طرح شعبان المعظم کی نسبت بھی اپنی طرف فرمائی۔

سوال: اِس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اِس لئے کہ ماہِ رمضان المبارک کے علاوہ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سب سے زیادہ اِسی مہینے میں روزے رکھتے تھے۔ اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو رمضان المبارک کے مہینے کے علاوہ شعبان المعظم

[ع] ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۱۳' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۲۱۵' قرطبی جلد ۸ ج ۱۵ ص ۱۳۔

سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے نہ دیکھا۔ [۳]

سوال: شعبان المعظم کی آمد پر رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کس طرح اظہار خوشی فرماتے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس ماہِ مبارک کے آنے پر برکت کی دُعا فرماتے۔

سوال: وہ دُعا کیا ہے؟

جواب: دُعا یہ ہے: **اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّ شَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا رَمَضَانَ** [۴] "اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ) رجب (المرجب) اور شعبان (المعظم) میں ہمارے لیے برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان (المبارک) میں پہنچا"۔

سوال: شعبان المعظم کے مہینے کی پندرہویں رات کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: احادیث مبارکہ میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ ملاحظہ ہو!

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: جب شعبان المعظم کے مہینے کی پندرھویں رات ہو تو اُس رات میں عبادت کرو اور دن میں روزہ رکھو کیونکہ اس رات میں اللہ تبارک وتعالیٰ غروب آفتاب کے وقت سے آسمان دُنیا کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے اور فرماتا ہے ہے کوئی مجھ سے بخشش مانگنے والا کہ میں اس کو بخش دوں؟ ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اُسے رزق عطا فرماؤں؟ ہے کوئی بیمار کہ میں اُسے شفاء وعافیت عطا فرماؤں؟ ہے کوئی ایسا؟ ہے کوئی ویسا؟ یہی

---

[۳] شرح السنہ جلد ۳ ص ۵۱۱، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۲۷، مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۱۹۲، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۱۷، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۴۳۰، نسائی جلد ۱ ص ۳۲۶ [۴] مسند احمد جلد ۱ ص ۲۵۹، مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۱۶۵، جلد ۳ ص ۱۴۰۔

ارشاد مبارک فرماتا رہتا ہے یہاں تک صبح طلوع ہو جاتی ہے۔ ۵؎

سوال: کیا یہ درست ہے کہ اس رات اللہ تبارک وتعالیٰ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ لوگوں کی بخشش فرماتا ہے؟

جواب: جی ہاں! یہ بات درست ہے۔

سوال: کیا یہ کسی حدیث شریف میں ہے؟

جواب: جی ہاں!

سوال: وہ حدیث شریف کیا ہے؟

جواب: وہ حدیث شریف یہ ہے:

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بستر انور پر نہ پایا۔ تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ڈھونڈنے نکلی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو جنت البقیع میں پایا۔ دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنا سر (انور) آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مجھے (دیکھ کر) فرمایا: "اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کیا تو یہ خوف محسوس کرتی تھی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تجھ پر ظلم کریں گے؟ اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا' مجھے ہرگز ایسا گمان نہیں تھا بلکہ یہ گمان تھا کہ شاید کسی اور زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نصف شعبان المعظم (یعنی شعبان المعظم کی پندرھویں رات) کو آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے اور

۵؎ بیہقی فی شعب الایمان جلد ۳ ص ۳۸۴' درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۲۔

بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی بخشش فرمادیتا ہے"۔ [۱]

سوال: اس حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جنت البقیع گئے ہوئے تھے۔ یہ جنت البقیع کیا ہے؟

جواب: جنت البقیع مسجد نبوی شریف کے باب جبریل کے سامنے وسیع و عریض قبرستان ہے۔

سوال: اس میں کن کی قبریں ہیں؟

جواب: اس میں حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ازواج مطہرات، مقدس بیٹیوں اور جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نورانی قبریں ہیں۔ اور کئی خوش نصیب عوام الناس بھی وہاں دفن ہونے کا اعزاز پاتے ہیں۔

سوال: کیا رات کو قبرستان جاسکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! رات کے وقت قبرستان جاسکتے ہیں۔

سوال: کیا شعبان المعظم کی پندرھویں رات کو بھی قبرستان جاسکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی جنت البقیع میں تشریف لے گئے تھے۔

سوال: کوئی ایسا شخص بھی ہے جس کی اس رات بخشش نہیں ہوتی؟

جواب: جی ہاں! چند لوگ ایسے ہیں جن کی اس رات بخشش نہیں ہوتی۔ ہاں البتہ! اگر وہ سچے دل سے توبہ کرلیں تو ان کی بھی بخشش ہوجاتی ہے۔

سوال: وہ لوگ کون ہیں؟

جواب: مختلف روایات میں مختلف قسم کے لوگوں کا ذکر آتا ہے۔

---

[۱] ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۳۸۹، بیہقی فی شعب الایمان جلد ۷ ص ۳۱۰، ترمذی حدیث نمبر ۷۳۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۲۹۹، مسند احمد جلد ۶ ص ۲۳۸، درمنثور جلد ۷ ص ۴۰۲، شرح السنۃ جلد ۴ ص ۵۱۲۔

سوال: وضاحت فرمادیں۔

جواب: ایک حدیث شریف جس کے راوی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اُس میں رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ نصف شعبان المعظم (یعنی پندرہ شعبان المعظم کی رات) کو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی شان کے مطابق آسمانِ دنیا پر نزولِ اجلال فرماتا ہے اور اپنے سارے بندوں کو بخش دیتا ہے مگر مشرک اور مسلمانوں سے بغض رکھنے والے کو نہیں بخشتا۔ [ے]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے جبکہ شعبان المعظم کی نصف شب (یعنی پندرھویں رات) تھی اور مجھ سے عرض کیا' یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) آسمان کی طرف اپنا سر (انور) اُٹھائیں۔ میں نے کہا' یہ کیسی رات ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا' اس رات میں اللہ تبارک وتعالیٰ رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے اور اس رات تمام لوگوں کی بخشش فرمادیتا ہے۔ سوائے مشرک' جادوگر' کاہن' دائمی شرابی' سود خور اور زانی کے۔ ہاں! اگر یہ لوگ توبہ کرلیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی بھی بخشش فرمادیتا ہے۔ (رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں) جب رات کا چوتھا حصہ گزرا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام پھر نازل ہوئے اور عرض کیا یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) اپنا سر (مبارک) اُٹھائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے اپنا سر اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں جنت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں' پہلے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے' خوشخبری ہے اُس کے لیے جو آج کی رات رکوع میں ہے۔ دوسرے دروازے پر ایک فرشتہ صدا بلند کرتا ہے' خوشخبری ہے اُس کے لیے جو آج کی رات سجدہ کرتا ہے۔ تیسرے دروازے والا فرشتہ ندا کرتا ہے' خوشخبری ہے اُس کے لیے جو آج کی رات دُعا کرتا ہے۔ چوتھے دروازے

ے در منثور جلد ۷ ص ۴۰۳' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۱۹' مسند احمد جلد ۲ ص ۱۷۶۔

والا فرشتہ آواز دیتا ہے خوشخبری ہے آج کی رات ذکر کرنے والوں کے لئے۔ پانچویں دروازے والا فرشتہ آواز دیتا ہے خوشخبری ہے اُس کے لیے جو آج کی رات خوف الٰہی سے روتا ہے۔ چھٹے دروازے والا فرشتہ ندا کرتا ہے ہر مسلمان کو آج کی رات بشارت ہے۔ ساتویں دروازے والا فرشتہ صدا بلند کرتا ہے' ہے کوئی جو سوال کرے اور اُس کا سوال پورا کیا جائے اور آٹھویں دروازے والا فرشتہ کہتا ہے' ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا کہ اُسے بخش دیا جائے۔ حضور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے جبرائیل (علیہ السلام) یہ دروازے کب تک کھلے رہتے ہیں؟ (یہ پوچھنا اس لئے تھا کہ سب کو معلوم ہو جائے) تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اول رات سے صبح کے ظاہر ہونے تک یہ دروازے کھلے رہتے ہیں۔ اِس رات میں اللہ تبارک وتعالیٰ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے شمار کے مطابق لوگوں کو بخش دیتا ہے۔ ؎

سوال: آپ نے یہ بار بار کہا ہے پندرھویں شب کو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر نزولِ اجلال فرماتا ہے اس کے کیا معنی ہیں؟

جواب: احادیثِ مبارکہ میں رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے' جب شعبان المعظم کی پندرھویں رات ہوتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس رات کو آسمان دُنیا کی طرف سورج کے غروب ہوتے ہی اپنی شان کے مطابق نزول فرماتا ہے (یعنی اُترتا ہے)۔

یہاں یہ بات سمجھنے والی ہے کہ ہم لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اُترنے کی کیفیت نہیں سمجھتے وہ ہماری طرح کسی مقام سے اُترتا چڑھتا نہیں کیونکہ اُترنا چڑھنا مخلوق کی شان ہے۔ اللہ ربُّ العزت اِس اُترنے چڑھنے سے پاک ہے۔ لہٰذا جب نزولِ اجلال کا لفظ بولا جاتا ہے تو اُس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ربّ کائنات اِس رات میں اپنی مخلوق کو انتہائی قرب عطا فرماتا ہے اور اپنی رحمت لوگوں کے نزدیک کر دیتا ہے

؎ غنیۃ الطالبین مترجم عربی واردو ص ۳۶۵ چھاپ مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور۔

اور نگاہ کرم فرماتا ہے۔

سوال: ایک مولانا صاحب تقریر میں فرمارہے تھے کہ اس رات ماں باپ کا بے ادب نہیں بخشا جاتا۔

جواب: درست ہے۔ یہ مولانا صاحب کا فتویٰ نہیں بلکہ اُم المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ایک حدیث شریف میں اس کا ذکر ہے کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس رات اللہ ربّ العزت چند لوگوں کی طرف نگاہِ کرم نہیں فرماتا۔ رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: وہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا (۱) مشرک (۲) کینہ پرور (۳) قطع رحمی کرنے والا (۴) ٹخنوں سے نیچے کپڑا (پاجامہ، شلوار، تہبند وغیرہ) لٹکانے والا (۵) ماں باپ کو ستانے والا اور (۶) ہمیشہ شراب پینے والا۔ ۹

سوال: دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ شب برات کو حلوہ بریانی وغیرہ پکاتے ہیں اور روزے رکھواتے ہیں۔ کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: جی ہاں! حلال طیب کھانا پکانے، لوگوں کو کھلانے اور روزے رکھوانے کی کہیں بھی ممانعت نہیں آئی۔ کھانا تو ہر انسان کھاتا ہے جو کھانوں پر اعتراض کرتا ہے وہ بھی کھانا کھاتا ہے بھوکا تو وہ بھی نہیں رہتا۔ عظیم لوگ وہ ہیں جو دوسروں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ یہ تو خدائی صفت ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں پسندیدہ عمل ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک شخص نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! اسلام میں بہترین (عمل اور خصلت) کیا ہے تو آپ صلی اللہ

---

۹ بیہقی فی شعب الایمان جلد ۷ ص ۳۲۰، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۶۰، در منثور جلد ۷ ص ۴۰۳۔

علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: کھانا کھلانا۔ ۱۰

سوال: بعض لوگ حلوے پر بڑا اعتراض کرتے ہیں۔
جواب: یہ نادان اور بے علم لوگ ہیں۔

سوال: ہمارے معاشرے میں تو حلوے کو طنز کے طور پر بولا جاتا ہے۔
جواب: یہ طنز کرنے والے رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تعلیمات سے بالکل بے خبر ہیں۔ حدیث شریف میں مومن کی شان بیان کرتے ہوئے پیارے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے ''مومن میٹھا ہے اور میٹھی چیز پسند کرتا ہے''۔ ۱۱

اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حلوہ اور شہد کو پسند فرماتے تھے۔ ۱۲

سوال: اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری قوم نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے فرامین سے بالکل بے خبر ہے۔
جواب: بے خبر بھی ہے اور اسلام سے دُور بھی۔ آج ہندو' سکھ' عیسائی اور یہودی کو دیکھو جس چیز کا تعلق اُن کے مذہبی شعائر سے ہے' اُس کا احترام کرتے ہیں۔ جب کہ مسلمان قوم اس قدر پستی کا شکار ہو چکی ہے کہ ایسی چیز جس کو رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پسند فرماتے ہیں' اُس سے طنز و مزاح اور ٹھٹھہ کرتی ہے۔

---

۱۰ الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۶۲' تلخیص الحبیر جلد ۴ ص ۹۳' بخاری حدیث نمبر ۶۲۳۶' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۲۵۳' نسائی حدیث نمبر ۵۰۰۰' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۶۲۹۔ ۱۱ کنز العمال حدیث نمبر ۱۹۱۴' کشف الخفاء جلد ۲ ص ۲۹۳ حدیث نمبر ۲۶۷۹۔ ۱۲ شرح السنۃ جلد ۹ ص ۸۲' بخاری جلد ۲ ص ۸۱۷' ترمذی حدیث نمبر ۱۸۳۱' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۳۲۳' مسلم جلد ۱ ص ۴۷۹' دارمی جلد ۲ ص ۱۵۷' ابوداؤد حدیث نمبر ۵۱۹۴' مسند احمد جلد ۲ ص ۱۲۹۔

رزق حلال اور طیب کھانوں کا احترام کرنا چاہیے اور کھانے پر اعتراض سے بچنا چاہیے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی: يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا.... (البقرۃ: ۱۶۸) "اے لوگو! جو کچھ زمین میں ہے اُس میں سے حلال اور پاکیزہ کھاؤ۔" جو لوگ مذاق کرتے ہیں اُن لوگوں کو بتا دینا چاہیے کہ جو چیز ہر وقت حلال اور طیب ہے، وہ ۱۵ شعبان المعظم کو بھی حلال اور طیب ہے۔ اور اُس کے کھانے پر اعتراض کرنا کسی حدیث شریف سے ثابت نہیں ہے۔

سوال: معراج شریف اور شب برأت کو لوگ آتش بازی کا مظاہرہ کرتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

جواب: نہیں قطعاً ناجائز ہے۔

سوال: اس کا علاج کیا ہے؟

جواب: علماء کرام آتش بازی کی بُرائی اور نقصانات کو تفصیل سے بیان کریں تاکہ جو لوگ یہ شیطانی کھیل کھیلتے ہیں وہ اس کام سے رُک جائیں اور علماء کرام لوگوں کے دلوں میں شیطانی کاموں سے نفرت پیدا کریں۔

سوال: اس مبارک رات میں نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کوئی خاص نماز پڑھتے تھے؟

جواب: جی ہاں! امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دیکھا آپ ﷺ شعبان المعظم کی پندرھویں رات کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے چودہ رکعتیں نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نماز سے فارغ ہوکر

بیٹھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے 14 بار سورۃ الفلق، 14 مرتبہ سورۃ الناس اور ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھی اور ایک مرتبہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ.... یعنی سورۃ التوبہ کی آیت مبارکہ نمبر 128 کی تلاوت فرمائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فارغ ہوئے تو امیر المومنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) اس شخص کے لئے کیا حکم ہے جو اس طرح نماز ادا کرے؟ تو رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا' جو اس طرح نماز پڑھے جیسے تو نے مجھے دیکھا ہے تو اس کے لئے بیس حج مبرور اور بیس سال کے روزوں کا ثواب ہے اور اگر اس رات کے بعد دن میں روزہ رکھے تو دو سال کے روزوں کا اس کے لئے ثواب ہے۔ ایک سال ماضی کا اور ایک سال مستقبل کا۔ [۱۳]

سوال: حج مبرور سے کیا مراد ہے؟

جواب: حج مبرور سے مراد وہ حج ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں مقبول ہو جاتا ہے۔

---

[۱۳] در منثور جلد ۷ ص ۴۰۲، الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد ۷ ص ۲۲۳۔

رمضان المبارک

سوال: ماہِ رمضان المبارک کسے کہتے ہیں؟

جواب: ماہِ رمضان المبارک اسلامی مہینوں میں سے ایک مہینے کا نام ہے جو شعبان المعظم اور شوال المکرّم کے درمیان آتا ہے۔

سوال: کیا قرآنِ مجید میں اس کا ذکر آتا ہے؟

جواب: جی ہاں!

سوال: کون سے پارے میں؟

جواب: دوسرے پارے میں۔

سوال: وہ ذکر کس طرح ہے؟

جواب: اس طرح ہے: **شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ** ..... (البقرہ:۱۸۵)۔ ”ماہِ رمضان (المبارک) وہ ہے جس میں قرآن (مجید) اُترا“۔

سوال: کیا ماہِ رمضان المبارک کو صرف رمضان کہہ سکتے ہیں یعنی یہ کہ رمضان آگیا ہے؟

جواب: نہیں! ایسا نہیں کہنا چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے یہ نہ کہو کہ رمضان آیا اور گیا بلکہ کہو کہ ماہِ رمضان آیا اور گیا۔ اگر یہ کہہ لیں کہ ماہِ رمضان المبارک آیا تو پھر بھی درست ہے۔

سوال: رمضان المبارک کو رمضان کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اس سلسلہ میں دو باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ یہ رمضاء سے مشتق ہے۔ رمضاء موسم خریف کی بارش کو کہتے ہیں جس سے زمین دھل جاتی ہے اور ربیع کی فصل خوب ہوتی ہے چونکہ یہ مہینہ بھی دل کے گرد و غبار دھو دیتا ہے اور اس سے اعمال کی کھیتی ہری بھری رہتی ہے' اس لئے اسے ماہِ رمضان کہتے ہیں۔ (تفسیر نعیمی جلد۲ ص ۳۲۱)

دوسرے یہ کہ یہ رمض سے بنا ہے جس کے معنی ہیں گرمی یا جلنا چونکہ اُس زمانہ (رمضان المبارک) میں مسلمان بھوک پیاس کی تپش برداشت کرتے تھے یا یہ گناہوں کو جلا ڈالتا ہے اس لئے اسے رمضان کہتے ہیں۔

سوال: آپ نے ماہ رمضان المبارک کے معنی بتاتے ہوئے تین ایسے الفاظ استعمال فرمائے ہیں جن کی سمجھ نہیں آسکی مشتق، خریف اور ربیع۔ ان کے کیا معنی ہیں؟

جواب: مشتق کے معنی ہوتے ہیں نکلا ہوا۔ وہ لفظ جو مصدر (یعنی اصل' بنیاد) سے بنایا گیا ہو۔ یعنی لفظ رمضان کی اصل رمضاء ہے اس سے رمضان بنا ہے۔ خریف موسم خریف' موسم برسات کا دوسرا مہینہ ہے (جو پندرہ جولائی سے پندرہ اگست تک رہتا ہے) ربیع موسم بہار کو کہتے ہیں۔

سوال: ماہِ رمضان المبارک کی خاص بات کیا ہے؟

جواب: اس میں روزے فرض کئے گئے اور قرآن مجید اُترنا یا نازل ہونا شروع ہوا۔

سوال: روزے کس سن میں فرض ہوئے؟

جواب: روزے اعلانِ نبوت کے پندرھویں سال سن ۲ ہجری میں فرض ہوئے۔

سوال: ماہِ رمضان المبارک کے روزے فرض ہونے سے پہلے بھی کوئی روزے

رکھے جاتے تھے؟

جواب: شروع شروع میں ایک ہی روزہ فرض تھا جو عاشورہ کے دن رکھا جاتا تھا۔[1]

سوال: عاشورہ کیا ہوتا ہے؟

جواب: محرم الحرام کے مہینے کی دس تاریخ کو عاشورہ کہتے ہیں۔

سوال: عاشورہ کے علاوہ بھی کوئی روزہ فرض تھا؟

جواب: نہیں! شروع شروع میں عاشورہ ہی کا روزہ فرض تھا' البتہ بعد میں جب عاشورہ کا روزہ منسوخ ہوگیا پھر ہر ماہ چاند کی تیرھویں' چودھویں اور پندرھویں تاریخ کے روزے فرض کیے گئے۔ پھر یہ بھی منسوخ ہو گئے۔ بعد میں ماہِ رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے جو تا قیامت ایمان والوں پر فرض رہیں گے۔ چونکہ رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم انبیاء کرام علیہم السلام میں سب سے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شریعت آخری شریعت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بعد اب کوئی نیا نبی نہیں آنا اور نہ ہی کوئی نئی شریعت آنی ہے۔ اس لئے اب ماہِ رمضان المبارک کے نظام میں نہ تو کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے اور نہ ہی دنیا کی کوئی طاقت روزوں کو منسوخ کر سکتی ہے۔

سوال: کیا روزوں کے فرض ہونے کے بعد ہر ایک کو روزے رکھنے لازمی ہوتے تھے؟

جواب: نہیں! یہ اختیار تھا کہ چاہے روزے رکھ لیں یا فدیہ ادا کر دیں۔ بعد ازیں فدیہ کا اختیار منسوخ ہوگیا اور روزے لازمی قرار دیئے گئے۔ مگر یہ پابندی تھی کہ رات کو سونے سے پیشتر جو چاہو کھاؤ' سونے کے بعد کچھ نہیں کھا سکتے تھے۔ پھر حضرت قیس

---

[1] بخاری جلد ۱ ص ۵۴' تیسیر الباری جلد ۳ ص ۲۷' مسند احمد جلد ۱ ص ۳۳۶' مصنف عبد الرزاق جلد ۴ ص ۲۹۱۔۲۹۰۔

بن صرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہوا۔ اس کے بعد صبح تک کھانے کا اختیار دے دیا گیا۔

سوال: حضرت قیس بن صرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ کیا ہے؟

جواب: حضرت قیس بن صرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ یہ ہے کہ وہ دن بھر کھیتی باڑی کا کام کرتے رہے۔ شام کو گھر آئے بیوی سے کہا کچھ کھانے کو ہے؟ جواب ملا نہیں! میں جاتی ہوں اور کہیں سے لاتی ہوں۔ وہ کھانا لانے گئیں اور (یہ آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے) انہیں نیند آ گئی۔ جب ان کی بیوی واپس آئی تو دیکھا کہ حضرت قیس بن صرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو سو گئے ہیں۔ تو بہت افسوس کیا کہ اب یہ رات اور دوسرا دن کیسے گزرے گا؟ چنانچہ جب دوسرا آدھا دن ہوا تو حضرت قیس بن صرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے ہوش ہو گئے۔ حضور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سامنے اُن کا ذکر ہوا تو یہ آیتِ مبارک نازل ہوئی: **وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ....** (البقرۃ:۱۸۷) ''اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے۔'' اس پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بہت خوش ہوئے۔ ۲؎

سوال: سفیدی کے ڈورے اور سیاہی کے ڈورے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی مراد ہے؟

سوال: سنا ہے کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سفید اور کالا دھاگہ ملا کر اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیا تھا پھر ان کو دیکھتے رہے کہ کب ان کے رنگ جدا جدا نظر آتے ہیں؟ وہ کون صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے؟

جواب: یہ صحابی حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

۲؎ ابن کثیر جلد ا ص ۱۹۲ بخاری جلد ا ص ۲۵۶۔

سوال: وہ واقعہ کیا ہے؟

جواب: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب یہ آیتِ مبارک وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ ... نازل ہوئی تو میں نے دو رسیاں لے لیں ایک کالی اور ایک سفید اور اُن کو اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیا اور رات کو نکال کر بار بار دیکھتا رہا لیکن مجھے اُن کے رنگ جدا جدا واضح نہ ہوئے۔ صبح کو رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سامنے اِس کا ذکر کیا۔ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مسکرائے) اور فرمایا (پیارے صحابی) کالے دھاگے سے رات کی سیاہی اور سفید دھاگے سے دن کی سفیدی مراد ہے۔ [۳] (یعنی صبح صادق کے طلوع ہونے تک)

ایک اور روایت ہے جس کے راوی حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ ہیں، فرماتے ہیں، جب یہ آیتِ مبارکہ اُتری تو بعض لوگوں نے اپنے پاؤں میں سفید دھاگہ اور کالا دھاگہ باندھ لیا اور اُس وقت تک کھاتے رہے جب تک اُن کو رنگ جدا جدا نظر نہ آیا۔ پھر اللہ تبارک وتعالی نے لوگوں کی وضاحت کے لئے مِنَ الْفَجْرِ کے کلمات (الفاظ) نازل فرمائے۔ [۴] تو حقیقت واضح ہوئی کہ فجر طلوع ہونے تک کھانا کھاسکتے ہیں۔ (فجر سے مراد ہے صبح صادق کے طلوع ہونے تک)۔

سوال: سحری کسے کہتے ہیں؟

جواب: صبح صادق کے طلوع ہونے سے پہلے کے وقت کو سحر کہتے ہیں۔ اِس وقت کے کھانے پینے کو سحری کہتے ہیں۔ یعنی رات کے آخری حصے کی غذا۔ سحری کا وقت آدھی رات سے شروع ہوجاتا ہے مگر سنّت یہ ہے رات کے اختتام کے آخری حصہ اور طلوع صبح صادق سے سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے کھانا کھالینا چاہئے۔ تقریباً دس پندرہ منٹ پہلے۔

[۳] بخاری جلد ۱ ص ۲۵۷۔ [۴] بخاری جلد ۱ ص ۲۵۷۔

سوال: اس سلسلہ میں نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کیا ارشاداتِ مبارکہ ہیں؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا فرمانِ مقدس ہے: سحری کھاؤ سحری میں برکت ہے۔ ۵

ایک روایت جس کے راوی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں' میں رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ارشادِ عظیم ہے: ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزوں میں فرق' سحری کھانا ہے۔ (یعنی ہم سحری کے وقت کھانا کھاتے ہیں اہلِ کتاب (یہود ونصاریٰ) کھانا نہیں کھاتے)۔ ۶

سوال: فجر کی اذان سے کتنی دیر پہلے کھانا کھالینا چاہیے؟

جواب: آج کل اطلاعات کی بہت سہولتیں ہیں۔ مسجدوں کے علاوہ ریڈیو اور ٹی وی پر بھی اعلانات ہوتے ہیں کہ سحری کا وقت ختم ہوگیا ہے۔ اس اعلان سے قبل کھانا کھانے سے فارغ ہوجانا چاہیے جو لوگ سحری کا وقت ختم ہوجانے کے بعد بھی کھانا کھاتے رہتے ہیں' ان کا روزہ نہیں ہوتا۔ اس عظیم عبادت کی عظمت کا خیال رکھنا چاہیے۔ سال کے بعد یہ عبادت نصیب ہوتی ہے' اس لئے محض ہٹ دھرمی' ضد' بے علمی اور غفلت سے اسے ضائع نہیں کرنا چاہیے حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طریقِ زندگی ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

---

۵ شرح السنۃ جلد۳ص ۲۶۷' بخاری جلد۱ص ۲۵۷' مسلم جلد۱ص ۳۵۰' ابن ماجہ ص ۱۲۲' نسائی جلد۱ص ۳۰۳' مسند احمد جلد۲ص ۷۷۔ ۲' جلد۳ص ۳۳' ترمذی جلد۱ص ۱۵۰' دارمی جلد۲ص ۶' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۴ص ۲۳۶' مجمع الزوائد جلد۳ص ۱۵۱' الترغیب والترہیب جلد۲ص ۱۳۷' مشکوٰۃ ص ۱۷۵ حدیث نمبر ۱۹۸۲۔ ۶ ترمذی جلد۱ص ۱۵۰' دارمی جلد۲ص ۶' الترغیب والترہیب جلد۲ص ۱۳۷' درمنثور جلد۱ص ۱۹۸' مشکوٰۃ ص ۱۷۵' حدیث نمبر ۱۹۸۳' مسلم حدیث نمبر ۱۰۹۴' نسائی حدیث نمبر ۲۱۶۶۔

سوال: اگر کوئی شخص سحری کے وقت بیدار نہ ہو سکے بلکہ اُس وقت بیدار ہو جبکہ اذانیں ہو رہی ہوں یا ہو چکی ہوں تو کیا ایک گلاس پانی پی کر روزہ رکھ سکتا ہے؟

جواب: وقت گزر جانے کے بعد کچھ بھی نہیں کھایا پیا جا سکتا۔ اگر علم ہو کہ وقت گزر چکا ہے پھر کوئی شخص کھائے پیئے گا تو روزہ نہیں ہوگا۔

سوال: ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟

جواب: ایسی صورت میں بغیر کھائے پیئے روزہ رکھ لیا جائے۔

سوال: روزہ کی نیت کب کرنی چاہیے؟

جواب: روزے کی نیت رات ہی سے کرنی چاہیے یعنی صبح صادق سے پہلے۔

سوال: اس کا ثبوت کہیں سے مل سکتا ہے؟

جواب: اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: رسول کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: جو فجر سے پہلے روزے کا اِرادہ (نیت) نہ کرے اُس کا روزہ نہیں ہوتا۔ [ے]

سوال: روزہ کس چیز سے افطار کرنا چاہیے؟

جواب: روزہ کھجور، چھوہارے، پانی (یا دودھ) سے اِفطار کرنا چاہیے اس لیے کہ چھوہارے میں برکت ہے اور پانی پاک کرنے والا ہے۔ [۸]

حضور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نماز سے پہلے چند (طاق تعداد میں) تر کھجوریں تناول فرما کر روزہ اِفطار فرماتے یا پھر چھوہارے سے یا

ے ترمذی جلد۱ ص۱۵۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۴ ص۲۰۲-۲۰۳، شرح السنۃ جلد۳ ص۴۷۵، قرطبی جلد۱ جز۲ ص۳۱۹۔ ۸ مسند احمد جلد۴ ص۱۷، ترمذی جلد۱ ص۱۴۹، دارمی جلد۲ ص۷، شرح السنۃ جلد۳ ص۲۴۴، مشکوٰۃ ص۱۷۵، الترغیب والترہیب جلد۲ ص۱۴۲، مصنف عبدالرزاق جلد۴ ص۲۲۴۔

پانی کے چند گھونٹ نوش فرما لیتے۔ ۹

سوال: افطاری جلدی کرنی چاہئے یا دیر سے؟

جواب: افطاری جلدی کرنی چاہئے۔

سوال: کتنی جلدی؟

جواب: ریڈیو، ٹی وی، مسجد یا کسی سائرن کے ذریعے اعلان ہوتے ہی کہ افطاری کا وقت ہو گیا ہے افطاری کر لینی چاہئے۔

سوال: افطاری جلدی کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: حضور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے لوگ جب تک افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے دین غالب رہے گا۔ یہودی اور عیسائی افطاری میں دیر کرتے ہیں۔ ۱۰

سوال: اگر کسی شخص نے غسل کرنا ہو تو کیا غسل کے بغیر روزہ رکھ سکتا ہے؟

جواب: اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ (۱) اگر سحری کے وقت میں گنجائش ہے تو غسل کر کے سحری کرنی چاہئے۔ (۲) اگر وقت تھوڑا ہو تو وضو کر لینا ہی کافی ہے۔ (۳) اگر وضو کا وقت بھی نہ ہو تو صرف غرغرہ کرے اور ہاتھ دھو کر سحری کرے پھر سحری کا کھانا کھانے کے بعد غسل کرے۔

سوال: اگر کوئی روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو اس کے روزے کی حیثیت کیا ہے؟

جواب: جو روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو اسے روزہ پورا کرنا چاہئے کیونکہ بھول کر

---

۹ ترمذی جلد ۱ ص ۱۵۰، ابو داؤد جلد ۱ ص ۳۲۸، مسند احمد جلد ۳ ص ۱۳۶، دار قطنی جلد ۲ ص ۱۸۵، قرطبی جلد ۲ جز ۳ ص ۳۳۰۔ ۱۰ مشکوٰۃ ص ۱۷۵، مسند احمد جلد ۲ ص ۴۵۰، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۲۳۷، ابن ماجہ ص ۱۲۳، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۴۰، مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۴۳۱، ابو داؤد جلد ۱ ص ۳۲۹۔

کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کا ارشادِ عظیم ہے کہ اُسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے کھلایا اور پلایا۔

سوال: کیا قے آنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ قے کے سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ اگر خود بخود قے آجائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا اگر جان بوجھ کر قے کی جائے تو پھر روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (جس نے جان بوجھ کر قے کی وہ اُس روزہ کی قضا کرے یعنی وہ دوبارہ روزہ رکھے)۔ [۱۱]

سوال: کیا مسواک کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: نہیں!

سوال: کیا عصر کی نماز کے بعد روزہ کی حالت میں مسواک کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! شریعتِ اسلامیہ میں اس کی کوئی ممانعت نہیں۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو بے شمار مرتبہ دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم روزہ کی حالت میں مسواک کرتے تھے۔ [۱۲]

سوال: اگر کوئی شخص جان بوجھ کر بغیر کسی عذر کے ماہِ رمضان المبارک کا روزہ چھوڑ دے۔ اُس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے جو شخص بغیر شرعی عذر اور بغیر بیماری کے (ماہِ رمضان المبارک کا) ایک روزہ چھوڑے گا

---

[۱۱] مشکوٰۃ ص ۱۷۶، مسند احمد جلد ۲ ص ۴۹۸، دار قطنی جلد ۲ ص ۱۸۴، مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۴۲۷، شرح السنہ جلد ۳ ص ۲۸۸، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۲۱۹۔ [۱۲] ترمذی جلد ۱ ص ۱۵۴، ابوداؤد جلد ۱ ص ۳۲۹، شرح السنہ جلد ۳ ص ۲۹۴، مسند احمد جلد ۳ ص ۴۴۵، بخاری جلد ۱ ص ۲۵۹۔

پھر اگر وہ ساری عمر بھی روزہ رکھے تو اُس کی قضا نہ ہوگی (یعنی اُس روزے کا درجہ نہ پائے گا اگرچہ اُس کے بدلہ میں دوسرے دنوں میں روزہ رکھ لے) ۱۲

سوال: کیا سُرمہ لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: نہیں! حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا' عرض کی (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) میری آنکھ میں تکلیف ہے' کیا میں روزے کی حالت میں سرمہ لگا سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں!

سوال: روزے کی حالت میں اگر کوئی شخص کسی مرتے ہوئے شخص کو خون دینے کے لئے اپنا خون نکلوائے یا ویسے ہی اپنا خون نکلوائے تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: ہرگز نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے احرام اور روزہ کی حالت میں فصد لی (پچھنے لگوائے یعنی خون نکلوایا)۔ ۱۴

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں روزہ دار کا روزہ نہیں توڑتیں۔ (۱) فصد (۲) قے (۳) احتلام۔ ۱۵

سوال: روزہ کی حالت میں اکثر منہ میں تھوک آجاتا ہے اور منہ ہی منہ میں اُس کو

---

۱۳ مسند احمد جلد ۲ ص ۴۷۰_۴۴۲_۳۸۶' ابوداؤد جلد ۱ ص ۳۳۳' ابن ماجہ ص ۱۲۱' دارمی جلد ۲ ص ۱۱' دار قطنی جلد ۲ ص ۲۱۲_۲۱۱' مشکوٰۃ ص ۱۷۷' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۰۸' مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۱۶۸' صحیح ابن خزیمہ جلد ۳ ص ۲۳۸' بخاری جلد ۱ ص ۲۵۹_۱۴ ابوداؤد حدیث نمبر ۲۳۷۳' مشکوٰۃ ص ۱۷۶' بخاری حدیث نمبر ۱۹۳۸' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۶۸۲' ترمذی حدیث نمبر ۷۷۵۔
۱۵ مشکوٰۃ ص ۱۷۷' شرح السنۃ جلد ۳ ص ۲۸۹' ترمذی حدیث نمبر ۷۱۹۔

نگل لیا جاتا ہے۔ اِس سلسلہ میں شریعتِ مطہرہ میں کیا حکم ہے؟

جواب: روزہ کی حالت میں اگر تھوک منہ سے گلے میں اُتر جائے تو اِس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ حضرت عطاء علیہ الرحمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں اگر کوئی (روزہ دار) کلی کرے پھر منہ کا پانی اُگل دے تو تھوک اور پانی کا اثر جو اُس کے منہ میں رہ گیا اُسے نگل جانا روزے میں نقص پیدا نہیں کرتا۔ [۱]

سوال: روزہ دار کو کن چیزوں سے بچنا چاہئے؟

جواب: روزہ دار کو جھوٹ، چغلی اور گالی گلوچ سے بچنا چاہئے۔

سوال: اگر کوئی روزہ دار سے لڑائی جھگڑا کرے تو روزہ دار کیا کرے؟

جواب: روزہ دار جواباً کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔

سوال: کیا روزہ دار روزے کا وقت گزارنے کے لئے ٹی۔وی پر یا سنیما گھر جا کر فلم دیکھ سکتا ہے؟

جواب: فلم تو عام دِنوں میں بھی دیکھنا ناجائز ہے۔ چہ جائیکہ روزہ کی حالت میں دیکھی جائے۔ فلم بینی سے انسان میں حیاء ختم ہو جاتی ہے جبکہ حیاء بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

سوال: رمضان المبارک کے ماہِ مبارک میں عشاء کی نماز کے بعد ایک زائد نماز پڑھی جاتی ہے، اُسے کون سی نماز کہتے ہیں؟

جواب: اُسے نمازِ تراویح کہتے ہیں۔

---

[۱] مشکوٰۃ ص ۱۷۷ احادیث نمبر ۲۰۱۸، مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۴۷۔

سوال: اس نماز کی کل کتنی رکعتیں ہوتی ہیں؟
جواب: اس نماز کی کل بیس رکعتیں ہوتی ہیں۔

سوال: یہ نماز باجماعت پڑھتے ہیں یا علیحدہ علیحدہ؟
جواب: یہ نماز باجماعت پڑھتے ہیں۔

سوال: اگر جماعت کے ساتھ نماز تراویح ادا نہ کرسکیں تو کیا اکیلے یہ نماز ادا کی جاسکتی ہے؟
جواب: جی ہاں! ادا کی جاسکتی ہے۔

سوال: یہ نماز کتنی کتنی رکعتیں کرکے باجماعت ادا کرنی چاہیے؟
جواب: نماز تراویح دو دو رکعتیں کرکے ادا کرنی چاہیے۔

سوال: اعتکاف کسے کہتے ہیں؟
جواب: اعتکاف وہ عبادت ہے جو ماہِ رمضان المبارک کے بیس روزے گزر جانے کے بعد ادا کی جاتی ہے۔

سوال: اعتکاف کرنے والے کو کتنا ثواب ملتا ہے؟
جواب: اعتکاف کرنے والے کو دو حج اور دو عمرے کرنے کے برابر ثواب حاصل ہوتا ہے۔

سوال: کیا اعتکاف کرنے والا اعتکاف کے دنوں میں مسجد سے باہر جاسکتا ہے؟
جواب: جی ہاں اگر صرف چند ضروری کاموں کے لیے۔ (۱) پیشاب یا پاخانہ کرنے کے لیے (۲) وضو کرنے کے لیے (۳) غسل کی حاجت ہو تو غسل کرنے کے لیے (۴) اگر کوئی کھانا لا کر دینے والا نہ ہو تو گھر سے کھانا لانے کے لیے۔

سوال: کیا اعتکاف کرنے والا اپنے گھر جا کر کھا سکتا ہے؟

جواب: جی نہیں! ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔ اگر ایسا کرے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

سوال: نفلی اعتکاف کیسے ہوتا ہے؟

جواب: نفلی اعتکاف ہر وقت ادا کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً جونہی مسجد میں داخل ہوں تو اعتکاف کی نیت کر لیں۔

سوال: اعتکاف کی نیت کیسے کی جاتی ہے؟

جواب: اعتکاف کی نیت یہ ہے۔ **نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ۔**

سوال: ماہِ رمضان المبارک میں اعتکاف کرنے والے حضرات کو کب تک مسجد میں اعتکاف کے لئے حاضر ہونا ہوتا ہے؟

جواب: بیسویں روزے کے ختم ہونے اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے اپنی اعتکاف کی جگہ حاضر ہونا لازمی ہے۔

سوال: کیا ماہِ رمضان المبارک میں اعتکاف کرنا فرض ہے واجب ہے سُنّت ہے یا نفل؟

جواب: ماہِ رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں جو اعتکاف کیا جاتا ہے وہ سُنّتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔

سوال: سُنّتِ مؤکدہ علی الکفایہ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ وہ سُنّتِ مبارکہ ہے جسے نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ہمیشہ ادا فرمایا ہے۔ دوسرے اس کو علی الکفایہ اس لیے کہتے ہیں کہ اگر محلے کی مسجد میں ایک شخص بھی اعتکاف کرلے تو باقی مسلمانوں سے یہ بوجھ اتر جاتا ہے۔

سوال: کیا چھوٹے بچے اعتکاف بیٹھ سکتے ہیں؟

جواب: سمجھدار بچے اعتکاف بیٹھ سکتے ہیں۔

سوال: کیا اعتکاف کے لیے خیمے لگانا ضروری ہے؟
جواب: جی نہیں! اعتکاف کے لیے خیمے لگانا ضروری نہیں ہے۔

سوال: کیا اعتکاف کرنے والے آپس میں باتیں کر سکتے ہیں؟
جواب: دینی علمی اور اچھی نصیحت آموز باتیں کر سکتے ہیں۔

سوال: کیا اعتکاف کے لیے روزہ رکھنا ضروری ہے؟
جواب: جی ہاں! اعتکاف کے لیے روزہ رکھنا ضروری ہے۔ یعنی رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا شرط اعتکاف ہے۔

سوال: کیا نفلی اعتکاف کے لیے بھی روزہ رکھنا ضروری ہے؟
جواب: جی نہیں! نفلی اعتکاف کے لیے روزہ رکھنا ضروری نہیں۔

سوال: لیلۃ القدر کسے کہتے ہیں؟
جواب: لیلۃ القدر یعنی قدر کی رات۔ یہ ایک رات ہے جو ماہ رمضان المبارک کے آخری نو یا دس دِنوں میں ظاہر ہوتی ہے۔

سوال: کیا ہر سال لیلۃ القدر ظاہر ہوتی ہے؟
جواب: جی ہاں! ہر سال ظاہر ہوتی ہے۔

سوال: اس رات کی کیا فضیلت ہے؟
جواب: یہ رات ہزار مہینوں یعنی تراسی (۸۳) سال اور چار (۴) ماہ سے افضل ہے۔

سوال: لیلۃ القدر ماہِ رمضان المبارک کی کون کونسی رات میں تلاش کرنی چاہیے؟
جواب: لیلۃ القدر ماہِ رمضان المبارک کی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷ اور ۲۹ کی راتوں میں تلاش کرنی چاہیے۔

سوال: لوگ کہتے ہیں قدر کی رات ستائیسویں (۲۷) رات ہوتی ہے؟

جواب: ہاں اکثر ایسے ہی کہا جاتا ہے۔

سوال: لیلۃ القدر کا خصوصی وظیفہ کیا ہے؟

جواب: لیلۃ القدر کا خصوصی وظیفہ ہے۔ **اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ۔** ۱۷

سوال: اس رات میں اور کیا کچھ ہوتا ہے؟

جواب: اس رات میں حضرت جبرائیل امین علیہ السلام اور دیگر فرشتے اُترتے ہیں اور لوگوں سے مصافحہ کرتے ہیں۔

سوال: لیلۃ القدر میں جو قیام کرتے ہیں اس کا کیا ثواب ہے؟

جواب: جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کے پچھلے سارے گناہ مُعاف فرما دیتا ہے۔

سوال: لیلۃ القدر میں کون کون سی عبادت کرنی چاہیے؟

جواب: لیلۃ القدر میں نوافل پڑھیں' دُرود شریف پڑھیں' اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کریں' تلاوتِ قرآن مجید کریں' استغفار کریں نیز جو بھی چاہیں عبادت کریں' اللہ تبارک وتعالیٰ قبول فرمانے والا ہے۔

سوال: اس رات کی خصوصی بات کیا ہے؟

جواب: اس رات میں قرآنِ مجید کا نزول شروع ہوا تھا۔

سوال: قرآنِ مجید کتنے عرصے تک نازل ہوتا رہا؟

جواب: قرآن مجید ۲۲ سال ۷ ماہ اور ۳ دن تک نازل ہوتا رہا۔

---

۱۷ تفسیر مظہری جلد ۱۰ ص ۳۱۹' تفسیر روح البیان جلد ۱۰ ص ۴۸۱' تفسیر ابن کثیر جلد ۴ ص ۵۳۵-۵۳۳' تفسیر محمدی منزل ۷ ص ۳۱۶' مدارک جلد ۴ ص ۳۹۲' قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۱۳۸' کتاب الاذکار ص ۱۷۳' مسند احمد جلد ۶ ص ۲۰۸' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۲۷۳' درمنثور جلد ۶ ص ۳۷۷۔

آدابِ تلاوتِ قرآنِ مجید

قرآنِ مجید مسلمانوں کے لیے مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اپنے گھر اور دُکان اور دفتر وغیرہ میں رکھنا باعث برکت ہے۔ اس کا پڑھنا باعث ثواب ہے۔ اس پر عمل کرنا باعثِ نجات ہے۔ ایک مسلمان ہونے کے ناطے سے ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہمیں تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب کے بارے میں پوری پوری معلومات ہونی چاہئیں۔

سوال: قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

جواب: تلاوتِ قرآنِ مجید کے وقت باوضو ہونا ضروری ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے۔ لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ؈ (الواقعہ:۷۹) ''اسے نہ چھوئیں مگر باوضو''۔ اور کپڑے پاک صاف ہونے چاہئیں اور جس جگہ بیٹھا جائے وہ جگہ بھی پاک صاف ہونی چاہیے۔

سوال: قرآنِ پاک کی تلاوت شریف کیسے کرنی چاہیے؟

جواب: اگر کوئی عذر نہ ہو تو دو زانو بیٹھ کر اور قرآنِ مجید رحل پر رکھ کر تلاوت شریف کرنی چاہیے۔

سوال: تلاوت قرآن مجید کن کلمات سے کرنی چاہیے؟

جواب: جب تلاوت شریف شروع کریں تو پہلے تعوّذ پڑھ لیں۔

سوال: تعوّذ کیا ہوتا ہے؟

جواب: تعوّذ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کو کہتے ہیں۔

سوال: تعوّذ پڑھنے کا حکم قرآنِ مجید میں ہے یا حدیث پاک میں؟

جواب: قرآنِ مجید میں۔

سوال: کہاں؟
جواب: سورۃ النحل کی آیت مبارک نمبر ۹۸ میں۔

سوال: وہ حکم کس طرح آتا ہے؟
جواب: ایسے ہے: فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ (النحل: ۹۸) "جب تم قرآن (مجید) کی تلاوت کرنے لگو تو شیطان سے (بچنے کے لیے) اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی بارگاہ (بے کس پناہ) میں پناہ حاصل کرو"۔

سوال: تعوّذ کے علاوہ بھی کچھ پڑھنا ہے؟
جواب: تعوّذ کے علاوہ تسمیہ پڑھنا ہے۔

سوال: تسمیہ کسے کہتے ہیں؟
جواب: تسمیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو کہتے ہیں۔

سوال: قرآنِ پاک کی تلاوت کے وقت منہ کدھر ہونا چاہیے؟
جواب: مستحب ہے کہ تلاوتِ قرآنِ مجید کے وقت منہ قبلہ (کعبۃ اللہ شریف) کی طرف ہو۔

سوال: مستحب کیا ہوتا ہے؟
جواب: مستحب کے معنی ہیں محبت کیا گیا' پسند کیا گیا۔ مستحب عبادات میں سے وہ فعل جسے رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پسند فرما کر خود کیا ہو یا اُس کا ثواب بیان فرمایا ہو۔ اگر کسی بنا پر کوئی یہ عمل نہ کر سکے تو وہ گنہگار نہیں کہلاتا اور ثواب بھی نہیں پاتا اور جو یہ کام کرے اُسے ثواب بھی حاصل ہوتا ہے اور روحانی فائدہ اور برکت بھی حاصل ہوتی ہے۔

سوال: تلاوتِ قرآنِ پاک کتنی دیر تک کرتے رہنا چاہیے؟
جواب: اِس سلسلہ میں حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے'

فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک تمہارا دل لگے قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہو۔ پھر جب (دل) ادھر اُدھر ہونے لگے تو اس سے اُٹھ جاؤ۔ یعنی تلاوت کرنا چھوڑ دو' یہی اس کا ادب ہے۔ ذوق شوق' لذت تلاوت اور حضور قلبی ضروری ہے۔ [1]

سوال: قرآن پاک کی تلاوت آہستہ آواز سے کرنی چاہیے یا اُونچی آواز سے؟

جواب: درمیانی آواز سے' اگر کوئی شخص پاس سویا ہو' یا کسی اور کام میں مصروف ہو یا نماز پڑھ رہا ہو تو اُس کے پاس آہستہ آواز سے تلاوت کرنی چاہیے۔

سوال: تلاوت قرآن پاک کیسے کرنی چاہیے؟

جواب: تلاوت قرآن پاک خوش الحانی سے کرنی چاہیے۔ ایک حدیث شریف میں ہے' جس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ میں خوش الحانی سے تلاوت قرآن مجید کروں۔ جتنا تلاوت قرآن مجید میں خوش الحانی کا حکم فرمایا' اتنا کسی اور چیز کا حکم نہ فرمایا''۔ [2]

ایک اور حدیث شریف جس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہیں' میں ہے ''جو قرآن مجید خوش الحانی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔ [3]

اسی طرح حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن

---

[1] مسند احمد جلد ۲ ص ۳۱۳' شرح السنہ جلد ۳ ص ۲۱' مشکوٰۃ ص ۱۹۰' بخاری جلد ۲ ص ۷۵۷' داری جلد ۲ ص ۴۴۳۔ [2] بخاری جلد ۲ ص ۷۵۱' مسلم جلد ۱ ص ۲۶۸' مشکوٰۃ ص ۱۹۰' ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۱۴' نسائی جلد ۱ ص ۱۵۷' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۵۳' جلد ۳ ص ۱۲' جلد ۱۰ ص ۲۲۹' بیہقی فی شعب الایمان جلد ۵ ص ۱۰۷۔ [3] مسند احمد جلد ۱ ص ۱۷۲' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۵۴' مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۵۶۹' مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲ ص ۵۲۲' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۳۶۲' مجمع الزوائد جلد ۶ ص ۱۷۰' ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۱۴' عن سعید بن ابو سعید۔

مجید کو اپنی خوش آوازی سے زینت دو"(کیونکہ قرآنِ پاک صحیح صحیح، خوش آوازی اور خوبصورتی سے پڑھنا دلوں پر زیادہ اثر کرتا ہے۔ سننے والوں کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور اچھی آواز قرآنِ پاک کے حسن کو دوبالا کرتی ہے۔ ؎۴

سوال: قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے وقت الفاظ ادا کرنے کا کیا انداز ہونا چاہیے؟

جواب: قرآنِ مجید کا ایک ایک لفظ جدا جدا کر کے پڑھنا چاہیے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ایسے ہی تلاوت فرماتے تھے۔ ؎۵

سوال: قرآنِ مجید کی تلاوت میں لہجہ کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: قرآنِ کریم عربی لہجہ اور عربی آواز میں پڑھنا چاہیے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ارشادِ پاک فرمایا کہ قرآن (کریم) کو عربی لہجے اور عربی زبان میں پڑھو۔ اہلِ عشق اور اہلِ کتاب کے لہجوں سے بچو۔ ہمارے بعد ایک قوم آئے گی جو قرآنِ کریم کو اِس طرح سُر لگا کر پڑھے گی جس طرح گانے اور نوحہ خوانی کرنے والے کرتے ہیں۔ قرآنِ کریم ایسے لوگوں کے گلے سے نیچے نہ اترے گا۔ اُن کے دل فتنہ میں مبتلا ہوں گے اور اُن لوگوں کے دل بھی اُن کے اِس طرح سُر لگا کر پڑھنے کو پسند کریں گے۔ ؎۶

سوال: اہلِ عشق کے لہجے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اہلِ عشق کے لہجے سے مراد دراصل اُن لوگوں کا انداز و لہجہ ہے جو غزل خوانی کے لیے اختیار کرتے ہیں جیسے گانا گانے والے گاتے ہیں۔

؎۴ ابوداؤد جلد۱ ص۲۱۳، مشکوٰۃ ص۱۹۱، مجمع الزوائد جلد۷ ص۱۷۱، مسند احمد جلد۴ ص۲۸۳، ۳۰۲، الترغیب والترہیب جلد۲ ص۳۶۳، ۳۶۳، بیہقی فی شعب الایمان جلد۵ ص۱۰۳۔ ؎۵ مشکوٰۃ ص۱۹۱۔
؎۶ مجمع الزوائد جلد۷ ص۱۶۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۲۹۷، کنز العمال حدیث نمبر ۲۷۷۹۔

سوال: اہلِ کتاب کے لہجے سے کیا مراد ہے؟

جواب: یہودونصاریٰ (اہلِ کتاب) توریت شریف اور انجیل مقدس ایسے تکلفات کے ساتھ لفظوں کو لٹکا کر اور لمبا کر کے پڑھتے تھے جس سے اصل عبارت ہی بگڑ جاتی تھی

سوال: کیا تلاوتِ قرآن مجید کرنے والے کو سلام کرنا چاہیے؟

جواب: تلاوتِ کلام مجید کرنے والے کو سلام نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ تلاوت کرنے والا ایسے ہوتا ہے کہ جیسے بندہ اپنے معبودِ برحق سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اگر کسی کو تلاوتِ قرآن مجید کرتے وقت کوئی سلام کرے تو تلاوت کرنے والے کو قرآن مجید بند کر کے سلام کا جواب دینا چاہیے اور جب دوبارہ تلاوت شروع کرے تو پھر سے تعوّذ اور تسمیہ پڑھ کر شروع کرے۔

سوال: تلاوتِ قرآن مجید پر کیا ثواب حاصل ہوتا ہے؟

جواب: قرآنِ مجید کے ایک حرف کے پڑھنے پر دس نیکیاں حاصل ہوتی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے۔ (فرمایا) میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف بلکہ ا ایک حرف، ل ایک حرف اور م ایک حرف ہے۔ یعنی ا پر دس نیکیاں، ل پر دس نیکیاں اور م پر دس نیکیاں۔ [1]

سوال: بعض اوقات ایسے بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص روانی سے تلاوت نہیں کرسکتا۔ اس کی زبان اٹک جاتی ہے ایسے شخص کے لیے شریعت اسلامیہ کیا کہتی ہے؟

جواب: ایسے شخص کو بھی پڑھتے رہنا چاہیے۔ اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ

---

[1] ترمذی جلد ۲ص ۱۱۹، درمنثور جلد اص ۵۵۔

واصحابہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: ''قرآنِ مجید کا ماہر (عالمِ معانی کو سمجھنے اور مسائل کو جاننے والا) معزز فرشتوں اور محترم و مکرم نبیوں علیہم السلام کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن مجید پڑھتا ہو اور پڑھنے میں اٹکتا ہو اور تلاوت اُس پر گراں ہو۔ (یعنی سخت دشوار اور مشکل ہو) اُس کے لیے دوگنا اجر ہے۔ (ایک پڑھنے کا دوسرا مشقت کے باوجود پڑھنے کا)۔ ۸

سوال: قرآنِ مجید دیکھ کر پڑھنا چاہیے یا بغیر دیکھے؟

جواب: دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اوّل اوّل سن کر یاد فرماتے' زبانی زیادہ پڑھتے' اکثر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حافظِ قرآن تھے۔

حضرت عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ اپنے دادا سے حدیث پاک بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ کسی شخص کا قرآن کریم کو دیکھے بغیر تلاوت کرنا ہزار درجہ ہے اور قرآن مجید کو دیکھ کر تلاوت کرنا اس پر دوہزار درجہ افضل ہے۔ ۹

سوال: زیادہ سے زیادہ کتنے دنوں میں قرآنِ مجید کو ختم کر لینا چاہیے؟

جواب: قرآنِ مجید چالیس دنوں میں ایک مرتبہ پڑھ لینا چاہیے۔ ۱۰

ویسے مختلف احادیث مبارکہ میں مختلف دنوں کا ذکر بھی آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں کتنے دنوں میں قرآن مجید ختم کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے

---

۸ ترمذی جلد ۲ ص ۱۱۸' مشکوٰۃ ص ۱۸۳' مسند احمد جلد ۶ ص ۹۸' الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۴۸' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۳۹۵' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۷۷۹' قرطبی جلد ۱ ج ۱ ص ۷۔ ۹ المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱ ص ۲۲۱' بیہقی فی شعب الایمان جلد ۵ ص ۱۷۶' مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۱۶۵' مشکوٰۃ ص ۱۸۸' کنز العمال حدیث نمبر ۲۴۳۰۲۔ ۱۰ ترمذی جلد ۲ ص ۱۲۳۔

فرمایا: ایک ماہ میں ختم کرلو۔ (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا' میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: بیس دنوں میں ختم کرلو۔ عرض کیا' میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا: پندرہ دنوں میں ختم کرلو۔ عرض کیا' میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا: دس دنوں میں ختم کرلو۔ میں نے عرض کیا میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا: پانچ دنوں میں ختم کرلو۔ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' مجھے رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس سے کم دنوں میں ختم کرنے کی اجازت نہ دی۔ [اا]

سوال: کیا ایک دن میں قرآنِ مجید پڑھا جاسکتا ہے؟

جواب: جی ہاں!

سوال: کیا ایک رکعت میں سارا قرآنِ مجید پڑھا جاسکتا ہے؟

جواب: جی ہاں!

سوال: کیا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ایسا کرتے تھے؟

جواب: جی ہاں!

سوال: کون کون صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایسا کرتے تھے؟

جواب: حضرت عثمان غنی' تمیم داری اور سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک رکعت میں قرآنِ مجید ختم کیا کرتے تھے۔ [۱۲]

سوال: ایک صاحب فرمارہے تھے کہ تین دن میں قرآنِ مجید ختم کیا جاسکتا ہے؟

جواب: صحیح ہے۔ احادیث میں تین دن میں قرآنِ مجید ختم کرنے کا ذکر بھی آتا ہے۔

[اا] ترمذی جلد ۲ ص ۱۲۳' بخاری جلد ۲ ص ۷۵۵۔ [۱۲] تیسیر الباری جلد ۶ ص ۵۴۴' الخیرات الحسان ص ۳۴۔

حضرت سعد بن منذر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اجازت سے تین دنوں میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے۔ ۱۳

سوال: سنا ہے حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر رات میں ایک قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: بالکل سچ ہے بلکہ آپ نے مسلسل پندرہ سال ہر رات میں ایک قرآن مجید ختم فرمایا اور امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلسل ۲۰ سال ہر رات میں ایک قرآن شریف ختم کیا کرتے تھے۔

سوال: کیا بدھ کے دن ناخن کتروانا چاہئیں یا نہیں؟

جواب: بدھ کے دن ناخن نہیں تراشنا چاہئیں حدیث شریف میں ممانعت آئی ہے معاذ اللہ برص کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ ۱۴

سوال: مدینہ شریف کو یثرب کہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مدینہ شریف کو یثرب کہنا ناجائز اور ممنوع ہے کہنے والا گنہگار ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "مَنْ سَمَّى الْمَدِيْنَةَ يَثْرِبَ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ هِيَ طَابَةٌ هِيَ طَابَةٌ" ۱۵ جو مدینہ شریف کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے۔ مدینہ (شریف) طابہ ہے طابہ ہے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ کا نام یثرب رکھنا حرام ہے۔ یثرب کہنے پر استغفار کا حکم ہے۔ قرآن مجید میں جو یثرب کا لفظ آیا ہے وہ ربّ کائنات نے منافقین کا قول نقل کیا ہے وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ ۱۶ "اور ان میں سے ایک گروہ نے کہا، اے یثرب والو! تمہارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں"۔

---

۱۶ سورۃ الاحزاب: ۱۳، ۳۳۔

یثرب کا لفظ فساد اور ملامت کی خبر دیتا ہے وہ ناپاک اس طرف اشارہ کر کے یثرب کہتے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن کا رد فرمایا ہے اور مدینہ منورہ کا نام طابہ رکھا ہے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبَ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ [۱۷] ''وہ اسے یثرب کہتے اور وہ تو مدینہ (شریف) ہے''۔ اور رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةً [۱۸] ''بے شک اللہ جل جلالہ نے مدینہ (پاک) کا نام طابہ رکھا۔''

بعض اکابر کے اشعار میں یہ لفظ واقع ہوا ہے اُن کی طرف سے عذر یہی ہے کہ اُس وقت اِس حدیث اور حکم پر اطلاع نہ پائی تھی جو مطلع ہو کر کہے اُس کے لئے عذر نہیں۔ شریعت شعر و غیر شعر سب پر حجت ہے اب اگر کسی کے منہ سے یثرب کا لفظ نکل جائے تو اُس کو فوری طور پر مدینہ منورہ کہہ لینا چاہیے۔

---

[۱۷] مسلم جلد ا ص ۴۴۳، مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۱۸۸۔ [۱۸] بخاری جلد ا ص ۲۵۲، مشکوٰۃ ص ۲۳۹۔ مسلم حدیث نمبر ۱۳۸۳، نسائی حدیث نمبر ۲۱۸۵، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۰۶، مرقاۃ جلد ۵ ص ۶۳۰۔

قیامت کے دن باپ کے نام پر پکار

سوال: قیامت کے دن انسان کو ماں کے نام سے پکارا جائے گا یا باپ کے؟

جواب: حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ نے ''کتاب الادب'' میں ایک باب باندھا ہے **بَابٌ یُدْعَی النَّاسُ بِاٰبَائِهِمْ** ''باب قیامت کے دن لوگوں کو اُن کے باپوں کے نام سے پکارا جائے گا''۔ اس باب میں حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ دو اَحادیث مبارکہ لائے ہیں۔ دونوں کے راوی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ جن کا مضمون ایک جیسا ہے۔ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: **اِنَّ الْغَادِرَ یُرْفَعُ لَهٗ (یُنْصَبُ لَهٗ) لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانَ بْنِ فُلَانٍ** [19] ''قیامت کے دن غدر (دغا کرنے والے) کے لئے ایک جھنڈا اُٹھایا جائے گا (بلند کیا جائے گا) یہ فلاں شخص کے بیٹے کی دغا بازی کا نشان ہے''۔

سنن ابوداؤد میں باب فی الادب میں **بَابٌ فِیْ تَغْیِیْرِ الْاِسْمِ الْقَبِیْحِ** ''باب بُرے نام بدل دینے چاہئیں'' کے تحت لکھا ہے۔

حضرت ابو درداء ﷺ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے: **اِنَّکُمْ تُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِاَسْمَآئِکُمْ وَاَسْمَآءِ اٰبَآئِکُمْ فَاَحْسِنُوْا اَسْمَآئَکُمْ** [20]

''تم قیامت کے دن اپنے ناموں اور اپنے باپوں کے ناموں سے بلائے

---

[19] صحیح بخاری جلد ۲ ص ۹۱۲' فتح الباری جلد ۱۰ ص ۶۸۹' عمدۃ القاری جلد ۱۱ ج ۲۲ ص ۲۰۱' تفہیم البخاری جلد ۹ ص ۳۳۲' تیسیر الباری جلد ۸ ص ۱۴۳۔ [20] ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۹۸ حدیث نمبر ۴۹۴۸' مسند احمد جلد ۵ ص ۱۹۴' دارمی جلد ۲ ص ۲۸۲' الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۶۹' ابن حبان حدیث نمبر ۱۹۴۴' شرح السنۃ جلد ۹ ص ۳۸۲' کنز العمال حدیث نمبر ۴۵۲۰۱۔

جاؤ گے (پکارے جاؤ گے) اس لئے تم اپنے اچھے نام رکھو"۔

"حضرت علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ نے حضرت ابن بطال علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے کہ لوگوں کو اُن کے باپوں کے ناموں سے پکارنے میں بہت پہچان اور لوگوں میں زیادہ امتیاز ہے"۔ ۲۱

حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ نے اُن لوگوں کا رد کیا ہے جو کہتے ہیں کہ لوگوں کو قیامت کے دن اُن کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا۔

اسی حدیث شریف کو مشکوۃ ص ۴۰۸ حدیث نمبر ۴۷۶۸ مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ۹ ص ۴۲ پر ابوداؤد اور مسند احمد کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے۔ تفسیر صاوی جلد ا ص ۳۰۲ پر ماں کے نام سے اُٹھائے جانے والے قول کو رد کیا گیا ہے۔

یہی حدیث شریف تفسیر الحسنات جلد ۳ ص ۸۳۰ اور انوار الحدیث ص ۳۱۵ پر بھی ہے۔ شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی تبیان القرآن میں لکھتے ہیں۔

"اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ لوگوں کو قیامت کے دن اُن کے آباء کے نام سے منسوب کر کے پکارا جائے گا۔ مثلاً فلاں بن فلاں اور جو عوام میں مشہور ہے کہ لوگوں کو اُن کی ماؤں کی طرف منسوب کر کے پکارا جائے گا یہ صحیح نہیں ہے۔" ۲۲ بہار شریعت میں ہے کہ امام احمد اور ابوداؤد نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم رؤف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم کو تمہارے نام اور تمہارے باپوں کے نام سے بلایا جائے گا۔ لہٰذا اچھے نام رکھو۔ ۲۳

---

۲۱ عمدۃ القاری جلد ۱۱ ج ۲۲ ص ۲۰۱' تفہیم البخاری جلد ۹ ص ۳۳۲۔ ۲۲ تبیان القرآن جلد ۲ ص ۱۳۳۔۱۳۲۔ ۲۳ بہار شریعت جلد ۱۶ ص ۱۴۳' مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور۔

دم کرنا اور نظر سے بچنا

سوال: کیا دم کرنا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! دم کرنا جائز ہے۔

سوال: کیا رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دم فرمایا کرتے تھے؟

جواب: جی ہاں! رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دم فرمایا کرتے تھے۔

سوال: بخاری شریف سے کوئی واقعہ بیان کریں؟

جواب: بغور مطالعہ کریں:

(۱) اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں جب کسی شخص کو تکلیف ہوتی یا جسم کا کوئی حصہ دُکھتا یا اُسے پھوڑے پھنسی یا کسی قسم کے زخم وغیرہ کی شکایت کا عارضہ ہوتا تو **قَالَ النَّبِیُّ ﷺ بِاِصْبَعِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا** [۱] "نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنی اُنگلی کے ساتھ یوں فرماتے! بسم اللہ ہماری زمین کی مٹی بعض کا تھوک ہمارے لوگوں کو ہمارے رب کریم کے حکم سے شفاء دیتا ہے"۔

نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اولاً مرض کی جگہ نورانی اُنگلی مبارک رکھتے پھر اُنگلی پر کچھ لعاب دہن شریف لگا کر مٹی لگاتے پھر اُس کا لیپ مرض کی جگہ فرما دیتے اور یہ فرماتے جاتے کہ بفضلہ تعالیٰ ہمارا لعاب دہن اور مدینہ منورہ کی مٹی شفاء ہے۔ اس سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ بیمار پر دم کرتے وقت ایسے کلمات جو صحیح

۱؎ بخاری حدیث نمبر ۵۷۴۵، مسلم حدیث نمبر ۲۱۹۴، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۹۵، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۲۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۳۱، مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۰۔

ہوں اور شرک وکفر سے پاک ہوں اور کوئی کام حرام نہ ہو انہیں بیمار پر دم کرنے کے لئے استعمال کرنا جائز ہے۔

(۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: يَا مُحَمَّدُ اِشْتَكَيْتَ "یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بیمار ہیں؟" فَقَالَ: نَعَمْ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: ہاں! عرض کیا! بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ ؎ "میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نام مبارک سے دم کرتا ہوں، موذی چیز سے ہر نفس کی شرارت سے حسد والی آنکھ سے اللہ (تبارک وتعالیٰ) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو شفاء عطا فرمائے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نام سے افسوں (دم) کرتا ہوں۔ حسد اور نظر بد بڑی آفتیں ہیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) محفوظ رکھے"۔

سوال: کیا نظر لگ جاتی ہے؟

جواب: جی ہاں! نظر برحق ہے۔

سوال: کیا نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نظر لگنے پر دم کرنے کا حکم فرمایا ہے؟

جواب: جی ہاں!

ا۔ اُمّ المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

؎ تفسیر کبیر جلد ۹ ص ۱۷۶' مسلم حدیث نمبر ۲۱۸۶' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۳۴' مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۳' مسند احمد جلد ۶ ص ۱۶۰۔

ہے فرماتی ہیں: اَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ اَنْ یُّسْتَرْقٰی مِنَ الْعَیْنِ [۳] ''نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نظر (بد) سے دم کرنے کا حکم فرمایا''۔

۶۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰی فِیْ بَیْتِهَا جَارِیَةً فِیْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ یَعْنِیْ صُفْرَةٌ فَقَالَ اسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ [۴] ''نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُن (یعنی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے گھر ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرے پر زرد چھائیاں تھیں یعنی زردی تو فرمایا: اس کے لئے دم کرو کہ اسے نظر ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ اَلْعَیْنُ حَقٌّ فَلَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدْرَ سَبَقَتْهُ الْعَیْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا [۵] ''نظر حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر سے بڑھ سکتی ہے تو اس پر نظر بڑھ جاتی ہے اور جب تم دھلوائے جاؤ تو دھودو''۔ (نظر بد کا اثر برحق ہے اس سے منظور کو نقصان پہنچتا ہے) یعنی اس کا اثر اس قدر سخت ہے کہ اگر کوئی چیز تقدیر کا مقابلہ کرسکتی ہے تو نظر بد کرلیتی ہے کہ تقدیر میں آرام لکھا ہو مگر یہ تکلیف پہنچادیتی ہے مگر چونکہ کوئی چیز تقدیر کا مقابلہ نہیں کرسکتی اس لئے یہ نظر بد بھی تقدیر نہیں پلٹ سکتی۔ (مرآۃ)

اگر کسی نظر لگے ہوئے کو کسی پر شبہ ہو کہ اس کی اُسے نظر لگی ہے اور وہ دفع کرنے کے لئے اس شخص سے جس کی نظر لگی ہو یہ کہے کہ تمہارے ہاتھ پاؤں دھلوا کر اپنے پر یا اپنے بچے پر چھینٹا مارنا چاہتا ہوں تو ایسے شخص کو برا محسوس نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ فوراً اپنے اعضاء دھوکر اُسے دے دینا چاہئے نظر لگ جانا عیب نہیں۔ ماں

---

[۳] مرآۃ جلد۶ ص۲۲۱، بخاری حدیث نمبر۵۷۳۸، مسلم حدیث نمبر۲۱۹۵، مشکوۃ حدیث نمبر۴۵۲۷، مرقاۃ جلد۸ ص۳۵۷، ابن ماجہ حدیث نمبر۳۵۱۲، مسند احمد جلد۹ ص۶۳ [۴] بخاری حدیث نمبر۵۷۳۹، مسلم حدیث نمبر۲۱۹۷، مرآۃ جلد۶ ص۲۲۲، مشکوۃ حدیث نمبر۴۵۲۸، مرقاۃ جلد۸ ص۳۵۸ [۵] مسلم حدیث نمبر۲۱۸۸، مرآۃ جلد۶ ص۲۲۳، مشکوۃ حدیث نمبر۴۵۳۱، مرقاۃ جلد۸ ص۳۵۹، ترمذی حدیث نمبر۲۰۶۲، شرح السنۃ جلد۶ ص۲۶۳، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۱ ص۲۰۔

باپ کی نظر بھی لگ جاتی ہے۔ نظر والے ہاتھ پاؤں دھوکر ''منظور'' کو چھینٹا مارنا عرب میں مروج تھا۔ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُس کو باقی رکھا۔

تمام علماء اس چیز کے قائل ہیں کہ جن اشیاء کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جائے خواہ وہ جان ہو مال ہو یا کوئی دوسری چیز اُسے نظر کا لگنا اور نظر کا نقصان پہنچانا ثابت اور برحق ہے''۔ نظر کی تاثیر اور اس کے سبب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم نے یہ خاصیت اُس میں رکھی ہے اور اپنی عادتِ کریمہ کے مطابق اُس میں پیدا فرمائی ہے اور اسے سبب بنایا ہے۔ جمہور کی دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے کہ **اَلْعَیْنُ حَقٌّ** ''نظر برحق'' ہے۔ یعنی یہ امر ممکن ہے اور جب حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس کی خبر عطا فرمائی ہے تو اس کا عقیدہ رکھنا واجب ہے اور مکمل صحیح اسلامی عقیدہ ہے۔ نظر والے کی طرف سے تیر جیسی چیز منظور کی طرف جاتی ہے اگر حفاظت کرنے والی کوئی چیز درمیان میں مانع نہ ہو تو پہنچتی ہے اور اثر انداز ہوتی ہے۔ اگر درمیان میں حرز' تعویذ اور دُعا ایسا کوئی مانع موجود ہو تو اثر نہیں کرتی اور اگر حفاظت کرنے والی چیز سخت اور طاقت ور ہو تو ہو سکتا ہے کہ وہ نظر والے کی طرف پلٹ جائے جیسے کہ اگر ڈھال سخت اور مضبوط ہو تو تیر مارنے والے کی طرف بھی پلٹ جاتا ہے۔ جیسے کچھ لوگوں میں نظر بد کی قوت اور خاصیت رکھی ہوئی ہے۔ اسی طرح باکمال نفوس کو اس کے دفع کرنے کی قوت بھی دی ہوئی ہے۔

سوال: نظر سے بچانے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خوبصورت بچے کو دیکھا تو فرمایا: **دَسِّمُوْا نُوْنَتَهٗ كَيْلَا تُصِيْبَهُ الْعَيْنُ** [۶] ''اس کی ٹھوڑی پر سیاہی لگا دو تا کہ نظر نہ لگے''۔ حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ **اَنَّهٗ كَانَ اِذَا رَاٰى مِنْ مَالِهٖ شَيْئًا يُعْجِبُهٗ** ''جب کسی پسندیدہ چیز کو دیکھتے تو کہتے **مَاشَآءَ اللّٰهُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** [۷]

[۶] شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۶۳' مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۶۰' مرآۃ جلد ۸ ص ۲۲۲۔ [۷] شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۶۳' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۶۰' مرآۃ جلد ۸ ص ۲۲۲۔

بچوں کے لئے پیاری پیاری دُعائیں

سونے سے پہلے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی

''اے (اللہ تبارک وتعالیٰ) میں تیرے نام کے ساتھ مروں گا اور تیرے نام کے ساتھ جیتا ہوں''۔

نیند سے بیدار ہونے کے بعد کی دُعا

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْۤ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ

''سب خوبیاں اللہ (ﷻ) کے واسطے ہیں وہ ذات کہ جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ فرمایا اور اُس کی طرف مرنے کے بعد جی اُٹھنا ہے''۔

بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

''اے اللہ (تبارک وتعالیٰ) بلاشبہ (بے شک) میں تیرے ساتھ پناہ لیتا ہوں ایذا پہنچانے والے نر شیطانوں اور جنوں سے اور ایذا پہنچانے والی مادہ شیطانوں اور جنوں سے''۔

بیت الخلاء سے باہر نکلنے کے بعد کی دُعا

غُفْرَانَکَ

''(اے اللہ تبارک وتعالیٰ) میں تجھ سے بخشش و مغفرت طلب کرتا ہوں''۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

''اے اللہ (ﷻ) میرے واسطے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''۔

مسجد سے نکلتے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ

''اے اللہ (ﷻ) بلاشبہ میں تجھ سے تیرے فضل سے مانگتا ہوں''۔

کھانا کھانے کے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ

''اللہ (ﷻ) کے نام سے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی برکت سے''۔

کھانا کھانے کے بعد کی دُعا

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا
وَسَقَانَا وَجَعَلَنَامِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

''سب تعریفیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے لئے ہیں جس ذات نے ہمیں کھلایا اور ہمیں پلایا اور ہمیں مسلمانوں سے کیا''۔

دُودھ پینے کے بعد کی دُعا

دُودھ پینے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھیں اور جب دُودھ پی لیں تو یہ دُعا کریں:۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ

"اے اللہ (تبارک وتعالیٰ) تو ہمارے واسطے اِس (دُودھ) میں برکت عطا فرما اور ہمیں اِس (دُودھ) سے زیادہ عطا فرما۔"

مرغ کی آواز سنیں تو یہ پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ

"اے اللہ (ﷻ) میں تجھ سے تیرے فضل سے سوال کرتا ہوں۔"

کتے کے بھونکنے اور گدھے کی آواز سنیں تو یہ پڑھیں

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o

"میں اللہ (ﷻ) کے ساتھ پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے"۔

آپس میں ملیں تو اِس طرح سلام کریں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

"تمہارے اُوپر اللہ (ﷻ) کی سلامتی اور رحمت اور اُس کی برکتیں ہوں"۔

سلام کا جواب اِس طرح دیں

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

"اور تمہارے اوپر اللہ (ﷻ) کی سلامتی اور رحمت ہو اور اُس کی برکتیں ہوں"۔

چھینک آنے پر پڑھیں

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

”سب ثنائیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے لئے ہیں۔“

چھینکنے والے کو جس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا ہو سننے والا یہ دُعا دے

یَرْحَمُکَ اللہُ

”اللہ (تبارک وتعالیٰ) تجھ پر رحم فرمائے۔“

غصہ دُور کرنے کے لئے پڑھیں

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

”میں پناہ لیتا ہوں ساتھ اللہ (ﷻ) کے شیطان مردود سے۔“

سیڑھیاں چڑھتے وقت یہ پڑھیں

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

”اللہ (تبارک وتعالیٰ) سب سے بڑا ہے“۔

سیڑھیاں اُترتے وقت یہ پڑھیں

سُبْحَانَ اللّٰہِ

”اللہ (تبارک وتعالیٰ) پاک ہے“۔

نمازِ تسبیح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:- ''اے عباس، اے چچا (رضی اللہ عنہ) کیا میں تمہیں کچھ نہ دوں، کچھ عطا نہ کروں، کچھ نہ بتاؤں۔ کیا تمہارے ساتھ دس بھلائیاں نہ کروں؟ جب تم وہ کرلو تو اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے اگلے، پچھلے، نئے پرانے، دانستہ یا نادانستہ، چھوٹے، بڑے، چھپے اور کھلے گناہ معاف کردے۔ تم چار رکعتیں پڑھو''۔ [1]

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے، حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ سے نمازِ تسبیح کا طریقہ نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں، تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھی جائے اور ثناء کے بعد پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ کر تعوذ اور تسمیہ پڑھا جائے۔ پھر سورۃ الفاتحہ شریف اور کوئی سورت پڑھ کر دس بار تسبیح مذکورہ پڑھی جائے۔ پھر رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ط کے بعد دس بار تسبیح پڑھی جائے پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ط اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ط کہنے کے بعد قومہ میں دس بار تسبیح پڑھی جائے۔ پہلے سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ط پڑھنے کے بعد دس بار تسبیح پڑھی جائے پھر پہلے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد جلسہ میں دس بار تسبیح پڑھی جائے پھر دوسرے سجدہ میں دس بار تسبیح پڑھی جائے۔ اس طرح یہ ۷۵ مرتبہ ہوا۔

مسئلہ : اگر سجدہ سہو واجب ہو تو جب دو سجدے کریں تو ان دونوں سجدوں میں تسبیحات نہ پڑھے۔ قومہ کی تسبیح سجدہ میں کہے اور رکوع میں بھولا تو اُسے بھی سجدہ ہی میں کہے نہ کہ قومہ میں کہ قومہ کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے۔ اور پہلے سجدہ میں بھولا تو دوسرے میں کہے جلسہ میں نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ : تسبیح انگلیوں میں نہ گنے بلکہ ہو سکے تو دل میں شمار کرے ورنہ انگلیاں دبا کر۔

مسئلہ : ہر وقت غیر مکروہ میں یہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (عالمگیری۔ ردالمحتار)۔

---

[1] ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۳۸۷، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۲۹۷، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۴۶۷۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے فضل وکرم اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی عنایات سے نور علم سے فیض یاب ہونے کے لئے ہر ہفتہ کو شام 7:00 بجے تا رات 11:00 بجے جامع مسجد نگینہ' 977-A' بلاک B-III' گجر پورہ سکیم لاہور میں تشریف لائیں۔

منیر احمد یوسفی

ایڈیٹر ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

انجمن اشاعتِ دینِ اسلام پنجاب

اشاعت دین اسلام کے لیے آپ اپنے عطیات اس بینک اکاؤنٹ میں بھی جمع کروا سکتے ہیں۔
بینک اکاؤنٹ نمبر 06180017185303 حبیب بینک شادباغ لاہور۔

جامع مسجد نگینہ

977-A بلاک B-III گجر پورہ سکیم لاہور Ph: 042-36880027-28,0322-4730747
Web: www.seedharastah.com E-mail: info@seedharastah.com